REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP.-3

جلد ۲۷

شمارہ ۲۰

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

نائبین
جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. PIN. 143516.

۱۰ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ   ۱۸ ہجرت ۱۳۵۷ ہش   ۱۸ مئی ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۵ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۹/۵/۷۸ کی اطلاع مظہر ہے کہ ـــ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ "۔ نیز معلوم ہوا تھا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۰/۵/۷۸ کو جرمنی کے لئے روانہ ہونے والے ہیں ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی ، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصاً اس سفر کے ہر طرح بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں ۔

قادیان ۱۵ ہجرت (مئی) ۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الکریم صاحبہ کوکب آج رات قریباً بارہ بجے بخیر و عافیت دارالامان واپس تشریف لے آئے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

مقامی طور پر درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

ماہ جُون کے پہلے ہفتہ

لنڈن شہر میں وفاتِ مسیح علیہ السلام پر ایک بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد

حضرت امام جماعت احمدیہ کی شرکت !

(اور) دُنیا کے نامور سکالرز کے تحقیقی مقالوں کے سُنانے اور علمی عنوانات پر دلچسپ تقاریر کا پروگرام

لنڈن ۔ جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کی طرف سے لنڈن شہر میں ایک بین الاقوامی کانفرنس کے پروگرام کو آخری شکل دے دی گئی ہے ۔ خاص نوعیت کی حامل یہ سہ روزہ کانفرنس بتاریخ ۲ - ۳ - ۴ جون ۱۹۷۸ء کو پورے اہتمام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے ۔ حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تاریخی کانفرنس میں بنفسِ نفیس شرکت کے لئے مرکز سلسلہ ربوہ سے روانہ ہو چکے ہیں ۔ اور حسب پروگرام آپ جرمنی سے ہوتے ہوئے مقررہ تاریخوں پر انگلستان تشریف لے جائیں گے ۔

اس بین الاقوامی سہ روزہ کانفرنس کا عنوان :

"DELIVERANCE OF JESUS FROM THE CROSS"

پہلے سے مقرر ہے ۔ اسی کی مناسبت سے تینوں روز مجالس مذاکرہ ہوں گی ۔ اور اس موضوع سے متعلق مختلف کتب ، رسائل اور اخبارات اور سلائیڈس کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا ہے ۔ ساتھ ہی ریڈیو ۔ ٹیلی ویژن اور اخبارات کے نمائندوں کو بھی شرکت کی خصوصی دعوت دی گئی ہے ۔

لنڈن مشن کی طرف سے شائع ہونے والے احمدیہ بلیٹن کی اطلاع کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیب سے مخلصی کے اصل موضوع پر منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس میں کی جانے والی دُوسری تقاریر کی منظوری بھی حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے دے دی ہے ۔ جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے :-

(۱) — DELIVERANCE OF JESUS FROM THE CROSS — QURANIC & ISLAMIC EVIDENCE " حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیب سے مخلصی ۔ قرآنی آیات اور اسلامی شواہد کی روشنی میں ۔" محترم جناب عبد السلام میڈسن آف ڈنمارک کی تقریر ۔

(۲) — DELIVERANCE OF JESUS FROM CROSS — BIBLICAL EVIDENCE " حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیب سے مخلصی ۔ بائبل کے بیانات کی روشنی میں ۔" از محترم جناب بی ۔ اے ۔ رفیق صاحب امام مسجد لنڈن ۔

(۳) — TRAVELS OF JESUS AFTER THE INCIDENT OF THE CROSS " حادثۂ صلیب کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کی ہجرت ۔" از محترم جناب شیخ عبد القادر صاحب محقق لاہور ۔

(۴) — AUTHENTICITY OF THE TOMB OF JESUS AT SRINAGAR KASHMIR " قبرِ مسیح بمقام سری نگر کی صداقت و حقیقت ۔" از محترم جناب پروفیسر ایف ۔ ایم حسنین آف کشمیر ۔

(۵) — MINISTRY OF JESUS — GOD OR MAN " حضرت مسیح علیہ السلام کا منصب ۔ عبد یا معبود ۔" از حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ ۔

(۶) — THE TEN LOST TRIBES OF ISRAEL " اسرائیل کے دس گمشدہ قبائل ۔" از محترم ایم ۔ ایم احمد صاحب آف واشنگٹن ۔

(۷) — THE AUTHENTICITY OF THE HOLY SHROUD. " مقدس کفن کی صداقت و حقیقت ۔" از جناب ایڈریز فیبر قیصر آف سپین ۔

اس کے علاوہ اب تک کی موصولہ اطلاع کے مطابق مندرجہ ذیل محققین کے موصولہ مقالے بھی جماعت لنڈن کے کوئی دوست پڑھ کر سُنائیں گے ۔

۱ ۔ جناب کرٹ برنا آف مغربی جرمنی ۔ ۲ ۔ جناب ڈاکٹر لیڈسلاو فلپ ایم ۔ ڈی آف زیکوسلو: اکیہ ۔

احمدیہ بلیٹن میں شائع شدہ اطلاع کے مطابق اس موقعہ پر حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی تازہ تصنیف "DELIVERANCE FROM THE CROSS" جو آٹھ ابواب پر مشتمل ۸۳ صفحات کی ٹھوس علمی کتاب ہے شائع ہو رہی ہے ۔ جس میں اس عنوان پر محکم دلائل کے ساتھ سیر حاصل بحث کی گئی ہے ۔ جو شرکاءِ کانفرنس اور اس موضوع میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے ایک نادر تحفہ ہو گی ۔

اس جگہ اس امر کا ذکر بھی دلچسپی کا باعث ہو گا کہ ٹورین شہر میں محفوظ کفنِ مسیح پر گذشتہ سال بھی محققین نے اپنی جدید تحقیقات پر مشتمل مقالے پیش کئے اور اس موضوع پر مزید انکشافات کے لئے ماہ مئی میں کانفرنس ہو رہی ہے ۔ ایسی کانفرنس میں سُنائے جانے والے تمام مقالوں سے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے نوّے سال قبل کے پیش کردہ نظریات کی تائید و تصدیق ہوتی ہے ۔ اور تحقیقات کی نئی راہیں کھل رہی ہیں ۔ اسی مناسبت سے لنڈن شہر میں جماعت احمدیہ کی یہ سہ روزہ کانفرنس بھی غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے ۔ احباب دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا کرے اور دُنیا کو حق کی شناخت کی توفیق دے ۔ آمین ۔

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے ۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۸ ہجرت ۱۳۵۷ ہش

تاریخ کا یہ بڑا عبرتناک اور المناک واقعہ

اسی پرچہ میں دوسری جگہ روزنامہ الجمعیۃ دہلی میں شائع ہونے والے ایک مضمون بعنوان "ہماری درس گاہوں سے رجالِ کار اب کیوں پیدا نہیں ہوتے؟" کا ایک لمبا اقتباس شریکِ اشاعت کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ یہ عنوان ہی بجائے خود چونکا دینے والا ہے لیکن جس صورت میں کہ مضمون نگار صاحب نے اس امر کو تاریخ کا بڑا عبرتناک اور المناک واقعہ قرار دیا ہے۔ ہم آج کی گفتگو اسی اہم موضوع پر کرنا چاہتے ہیں۔ اور بتانا چاہتے ہیں کہ اس المناک واقعہ کا کونسا حصّہ عبرتناک ہے اور علماء کی غلطی کا سِرا کہاں تھا۔ اور یہ صورتِ حال کس غلط اقدام کے نتیجہ میں پیش آئی۔

مضمون نگار نے اپنے فاضلانہ مبسُوط مضمون کے پہلے حصّہ میں اس بات کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے کہ مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد جب انگریزوں نے ہمارے مُلک پر تسلّط جمایا تو ساتھ ہی پادریوں کی فوج در فوج بھی میدان میں نکل آئی۔ جس کا تمام تر مقصد ہندوستان کی ساری آبادی کو دینِ مسیح میں داخل کرلینا تھا۔ ایسے وقت میں بقول مضمون نگار یہ اُن کے اسلاف علماء حضرات ہی تھے جنہوں نے مُلک کے طول و عرض میں جگہ جگہ دینی درسگاہیں جاری کرکے اس تُند سیلاب کے آگے گویا بند ھ باندھنے کا مثالی کارنامہ انجام دیا۔ اس تذکرہ کے بعد مضمون کا دُوسرا حصّہ اُس حسرت اور مایوسی کی تفصیلی حقیقت بیانی پر مشتمل ہے کہ انہیں کی جاری کردہ بے شمار دینی درس گاہوں سے "ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فضلا سندِ فضیلت لے کر نکلتے ہیں لیکن اس کے باوجود علم و عمل کا ہر میدان خالی نظر آتا ہے۔ کرسیوں کا اندھیرا چھٹتا ہُوا نظر نہیں آتا..... عربی مدارس سے سالانہ نکلنے والے فضلا کی اتنی بڑی تعداد کے باوجُود دلائل و براہین کی روشنی میں جدید و قدیم استدلالات سے کام لے کر اسلام کی ترجمانی کرنے والوں سے آج سٹیج خالی ہے۔ مستشرقین اور ملحد مصنّفین کے سائینٹفک دلائل اور علوم حاضرہ اور سائنس کے مسلّمات کی مدد سے لکھی ہوئی کتابوں کی وجہ سے ذہنی و فکری ارتداد پھیلانے والی وبا کے لئے نسخہ کیمیا لکھنے والے قلم ناپید ہیں۔"

زیرِ نظر مضمون میں جن بزرگ علماء کے شاندار کارناموں کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے اُن کی تمام تر بزرگی، علمی تفوق اور درس و تدریس میں اُن کے قابلِ قدر کام کا اعتراف کر لینے کے باوجود ہمیں اس حق گوئی سے معاف فرمایا جائے کہ جو عبرتناک اور المناک صورت اس وقت ہند و پاکستان کی بے شمار دینی درس گاہوں سے رجالِ کار کے پیدا نہ ہونے کی سامنے آرہی ہے حقیقت یہ ہے کہ بارہ میں غلطی کا اصل سرا اُس ابتدائی اقدام میں ہے جبکہ بدلے ہوئے حالات کے وقت اُن کے بزرگ عُلماء حضرات نے نہ تو حالات کا صحیح ادراک کیا اور نہ ہی ایسا قدم اُٹھایا جو تقاضائے وقت اور ملّتِ اسلامیہ کے لیے دُور رس نتائج کا حامل ہوتا اور یہ بُرے دن اُن کو دیکھنے نصیب نہ ہوتے ــــ !!

جیسا کہ مضمون نگار نے صاف لفظوں میں اس امر کا اقرار کیا ہے کہ برطانوی اقتدار کے وقت مسیحی پادری فوج در فوج اس ملک میں دینِ مسیح کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہوگئے۔ اور یہ ایک المناک حقیقت ہے کہ لاکھوں لاکھ نسلی مُسلمان بلکہ خود سادات کے چشم و چراغ بپتسمہ لے کر اسلامی توحید کو چھوڑ کر تثلیث کے حامی ہو گئے۔ اس طرح اسلام کو ایسا نقصان پہنچا جو تاریخ کا ایک بڑا المیہ ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ہونا ہی تھا۔ کیونکہ پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس زمانہ کے بارہ میں ایسی ہی انذاری پیشگوئیاں کتب احادیث میں اب بھی مطالعہ کی جاسکتی ہیں۔ اِس تلخ حقیقت کے ساتھ تقدیر کے یہ نوشتے تو پُورے ہوئے۔ لیکن انذاری پیشگوئیوں کے پہلو بہ پہلو ایسے ہی وقت میں کسرِ صلیب کی بشارتیں بھی مطالعہ کی جاسکتی ہیں۔

عُلماء حضرات سے اُس وقت بہت بڑی غلطی یہ سرزد ہوئی کہ انہوں نے دینی درسگاہوں کے اجراء کے ساتھ مُسلمانوں کی نئی پود کو مخصوص رنگ کی دینی تعلیم میں ہی محصُور کردیا۔ اُنہیں وقت کے اُس خطرناک فتنۂ دجّال سے نہ تو کماحقہٗ آگاہ کیا اور نہ ہی اس کے مقابلہ کے لیے اُن کو مناسبِ حال دلائل کے اسلحہ سے مسلّح کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں اُس زمانہ میں خال خال ایسے بزرگ بھی گزرے ہیں جو وقتاً بعد وقتٍ مسیحی پادریوں کے مقابل پر آتے رہے۔ لیکن اُن کی یہ مساعی اُن کی ذات تک ہی محدود رہیں۔ تقابلی مضامین کی تدریس کا انتظام علماء کی جاری کردہ درسگاہوں میں نہیں کیا گیا۔

نتیجہ یہ ہُوا کہ اُن کی نئی نسل کنوئیں کے مینڈک بن کر رہتی چلی گئی۔ انہیں نہ تو اسلام پر نت نئے اعتراض کرنے والوں کی جارحانہ کارروائیوں کا علم ہوتا اور نہ ہی اس کی مدافعت کے لیے اپنے اساتذہ کرام سے کچھ تحصیل کرتے۔

علاوہ ازیں جو خال خال علماء حضرات مسیحی پادریوں کے مقابلہ کے لئے میدان میں اُترتے اُن کے ہاتھ اُس وقت کے مجادلہ اور مذہبی جنگ کے وقت کارگر اسلحہ سے خالی ہوتے۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ اکثر و بیشتر مواقع پر اُنہیں پادریوں کے مقابلہ میں سخت زک اُٹھانا پڑتی۔ اور اُدھر پادریوں کو زیادہ چمک کر نوجوان نسل کو ورغلانے کا موقع ہاتھ آجاتا ــــ!! عربی زبان میں مقولہ ہے کہ لِکُلِّ زَمَنٍ رِجَالٌ وَ لِکُلِّ وَقْتٍ مَقَالٌ۔ ہر زمانے کے رجالِ کار ہوتے ہیں جو زمانے کے مسائل سے نپٹنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ جس طرح ہر بات کا ایک موزون وقت ہوتا ہے اور محل اور موقع کے مطابق کی ہوئی بات بڑا وزن رکھتی ہے۔ قدرتِ حق نے حسبِ وعدہ دجّالی فتنے کی اِس خطرناک یلغار کے وقت ایسے انسان کو کھڑا کر دیا جس کی بعثت اس عظیم فتنہ کا کامیاب مقابلہ کرنے کے لئے روزِ اوّل سے مقدر ہو چکی تھی۔ یعنی اُمّتِ محمدیہ کا موعود مسیح۔ اللہ تعالیٰ نے عین اسی وقت قادیان کی بستی سے اس موعود مسیح کو مبعوث فرمایا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام نے مسیحی پادریوں کی اس خوفناک یلغار کے وقت جس کارگر ہتھیار کو استعمال کیا وہ وہی تھا جس کا ذکر کرتے ہوئے دہلی کے نور محمد صاحب مالک اصح المطابع نے حضرت شاہ رفیع الدین صاحب اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے دونوں ترجموں کے حائل قرآن کے دیباچہ میں بیان کیا اور بتایا کہ ملکِ ہند میں عیسائیوں کی یلغار کے وقت یہ مرزا غلام احمد قادیانی ہی تھے جنہوں نے ہندوستان سے ولایت تک پادریوں کو شکست دی۔ چنانچہ اسی بات کا اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"اسی زمانے میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بڑی جماعت لے کر اور حلف اُٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصے میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنالوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپے کی بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدہ کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا۔ اسلام کی سیرت و احکام پر جو اس کا حملہ ہُوا تو وہ ناکام ثابت ہُوا۔ کیونکہ احکامِ اسلامیہ و سیرتِ رسولؐ اور احکام انبیاء بنی اسرائیل اور ان کی سیرت جن پر اس کا ایمان تھا یکساں تھے۔ پس الزامی و نقلی و عقلی جوابوں سے ہار گیا۔ مگر حضرت عیسیٰ کے آسمان پر بجسمِ خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہُوا تب، مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہوگئے اور لیفرائے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دُوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں۔ اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ مَیں ہُوں پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کرو۔ اس ترکیب سے اس نے لیفرائے کو اِس قدر تنگ کیا کہ اس کو اپنا پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔"

(دیباچہ معجزہ نما کلاں قرآن شریف مترجم مطبوعہ سنہ ۱۹۳۴ء صفحہ ۳۰)

حقیقت یہ ہے کہ مسیحی مذہب کے بطلان کے لئے مسیح کی وفات ثابت کردینا ایسا زبردست حربہ ہے جس کے سامنے مسیحی دین کا تار و پود بکھر کے رہ جاتا ہے۔ یہی وہ کسرِ صلیب ہے جس کے لئے مسیح محمدی کی بعثت عمل میں آئی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے کسرِ صلیب کی مہم کو کامیابی کے ساتھ ساری دُنیا میں چلانے کے لئے محکم دلائل کا ایسا زبردست علمِ کلام تیار کیا جس کے سامنے مسیحی پادریوں کو ہتھیار ڈالنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا۔ جن لائنوں پر حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے مسیحیوں کا منقولی دلائل کے ساتھ مقابلہ کیا اب اُنہیں لائنوں پر خود اُنہیں کے ہم مشرب دانشور علمی تحقیقات پر مبنی متعدد کتابیں لکھ رہے ہیں۔ مقالے تیار کر رہے ہیں۔ آج صورتِ حال یہ بن چکی ہے کہ تثلیثی مذہب کے جملہ عقائد و نظریات محققین کی تحقیق اور تدقیق کا دلچسپ موضوع بنے ہوئے ہیں اور ایک ایک کرکے سب عقائد و نظریات کو معقولی دُنیا غلط اور بے وزن قرار دے رہی ہے۔ ایسی جدید تحقیقات سے مسیحیوں کے کیمپ میں کھلبلی مچ چکی ہے۔ منجملہ ایسے تحقیقی مضامین کے حضرت مسیح علیہ السّلام کا صلیب سے زندہ اُتر آنا۔ اس کے بعد جس بڑی چادر میں آپ کو لپیٹ کر تین دن قبر نما کمرے میں رکھا گیا اُس پر ضخیم کتابیں لکھی جارہی ہیں۔ اور سیمینار منعقد ہو رہے ہیں۔ ایسا ہی ایک سیمینار انہی دنوں میں ٹیورن (اٹلی) کے مقام میں ہو رہا ہے۔ اور وہ وقت دُور نہیں جبکہ یہ سب محققین اپنی تحقیقی مہم کا رُخ نہایت درجہ شدت کے ساتھ قبرِ مسیح کی طرف بھی موڑلیں گے۔ کیونکہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتب میں با دلائل اُس قبر کی نشان دہی بھی کی ہے جو سری نگر محلہ خانیار میں واقع ہے۔ اور اس میں خدا کا جلیل القدر نبی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ۱۲۰ سال کی عمر پاکر طبعی موت سے وفات پاجانے کے بعد آسودہ خواب ہے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

دُنیا بھر میں فریضۂ تبلیغ اسلام بجا لانیوالے مبلغین اور انگلستان میں منعقد ہونیوالی بین الاقوامی کانفرنس کی کامیابی کیلئے

خصوصی دُعاؤں کی تحریک

ہم سب کا فرض ہے کہ دلائل، پیار و محبت، بے لوث خدمت، دُعاؤں اور آسمانی نشانات کی مدد سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قیام کیلئے کوشاں رہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا ملخص — !!

فرمودہ ۲۸ اپریل ۱۹۷۸ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

ربوہ ۲۸ اپریل۔ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھانے سے قبل جو بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:

حضور نے تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ گزشتہ شام سے مجھے بخار کی کیفیت محسوس ہو رہی ہے۔ سر میں بلکہ سارے جسم میں ہی درد کی تکلیف ہے لیکن آج چونکہ مَیں اپنے ان سب احباب کو جو دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں دعا کی ایک تحریک کرنا چاہتا ہوں، اس لئے بیماری کے باوجود مَیں یہاں آگیا ہوں۔

حضور نے فرمایا ہمارے مبلغین خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور بزرگی کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں وہ انتہائی کم گذارہ لے کر اور بڑی تنگی کی زندگی گزار کر اور کئی قسم کی تکالیف برداشت کر کے اسلام کی روشنی کو دنیا میں پھیلا رہے ہیں چنانچہ اس وقت مغربی اور مشرقی افریقہ، امریکہ، کینیڈا، انگلستان اور یورپ کے دیگر ممالک میں اور مختلف جزائر میں وہ تبلیغِ اسلام کر رہے ہیں وہ خوش ہیں کہ ان کا ربّ ان کے ذریعہ اپنے پیار اور محبت کے معجزانہ جلوے ظاہر کر رہا ہے اور ہم بھی خوش ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے ایسے مخلص نوجوان دیئے ہیں جو تکالیف کی پرواہ کئے بغیر ہر دم اور ہر آن تبلیغ اسلام کے لئے کوشاں ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ ایک بنیادی اور اصولی بات ہے کہ صداقت اپنی اشاعت کے لئے کسی جبر اور طاقت کی محتاج نہیں ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مادی طاقت نے اسلام کے اس نور کو جس نے پیار اور محبت کے ساتھ ساری دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا، جبر اور طاقت کے ذریعہ دبانے کی کوشش کی۔ مگر وہ اس میں ناکام رہی۔ اسلام نے اپنی کمزوری کی حالت میں لوگوں کے دلوں کو جیتا اور جب اسے طاقت حاصل ہوگئی۔ اس وقت بھی اس نے جبر اور زور سے کام نہ لیا بلکہ پیار، دلائل، حجج قاطعہ، آسمانی نشانوں، بے لوث خدمت اور دُعاؤں کے ساتھ علاقوں کے علاقے فتح کئے۔ اور اب تو بڑی حد تک دنیا کو بھی سمجھ آگئی ہے کہ مذہب میں جبر کا تصور بالکل غلط ہے کیونکہ مادی طاقت اور اقتدار کبھی دلوں پر حکومت نہیں کر سکتا۔

حضور نے فرمایا ہماری جماعت ایک غریب، مسکین اور عاجز جماعت ہے۔ جسے نہ اقتدار حاصل ہے اور نہ اقتدار کے حصول سے اسے کوئی دلچسپی ہے لیکن یہ خدا کا فضل ہے کہ ہمارے دلوں میں اسلام کی اشاعت کی تڑپ اور آگ بھڑک رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف پاکستان کے بلکہ دنیا کے دیگر مختلف ممالک کے بھی متعدد مخلص احمدی نوجوان اپنی زندگیوں کو اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر چکے ہیں اور پھر بہت سے ایسے احمدی بھی ہیں جو رضاکارانہ طور پر خدمتِ دین کے لئے اپنے اوقات صرف کر رہے ہیں۔ حضور نے بعض پاکستانی احمدی مبلغین کی قربانیوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ ہمارے جملہ مبلغین کا حق ہے اور ہم پر واجب ہے کہ ہم ہمیشہ ان کے لئے دُعائیں کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ کی رحمت کا سایہ ان پر رہے اور روح القدس کے ذریعہ اُن کی مدد کرے اور ہمیشہ انہیں اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔

حضور نے فرمایا جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ جو مجاہدہ اس وقت جاری ہے اس کے بعض پروگرام خصوصی اوصاف کے حامل ہوتے ہیں مثلاً امام وقت اگر باہر جا کر لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچائے تو اس کا اپنا ایک خاص رنگ ہے اور اثر و جذب کے لحاظ سے ساری دنیا سے اس کا تعلق ہے۔ اب ۲، ۳، ۴ جون کو لندن میں ایک بین الاقوامی کانفرنس ہونے والی ہے جس میں خود عیسائی محققین ایسے مقالے پڑھیں گے جن سے ثابت ہوگا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بارہ میں قرآن کریم کا یہ بیان سچا ہے کہ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ (النساء: ۱۵۸) یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کو نہ قتل کیا گیا اور نہ صلیب پر وہ فوت ہوئے۔ کئی عیسائیوں نے بڑی محنت اور کاوش کے ساتھ اپنی کتب میں اس قرآنی بیان کو صحیح ثابت کیا ہے اور اس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے حقائق کھل کر سامنے آگئے ہیں۔ اب اس کانفرنس کی وجہ سے بعض حلقوں میں مخالفت بھی شروع ہو گئی ہے حالانکہ اس کی مخالفت کرنے والوں کا غصہ بے جا ہے اور کوئی معقول دلیل ان کے غصہ اور مخالفت کو صحیح ثابت نہیں کر سکتی۔ یہ مخالفت بھی دراصل اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری مساعی کے مقبول ہونے کا نشان ہے۔ بہرحال ہمارا کام یہی ہے کہ ہم دلائل، پیار، محبت، دُعاؤں اور آسمانی نشانات کی مدد سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قیام کے لئے کوشاں رہیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا احباب دُعائیں کریں ان مبلغین کے لئے جو ملک ملک اور علاقہ علاقہ میں انتہائی اخلاص کے ساتھ تبلیغ اسلام کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی حقیر مساعی کو قبول فرمائے انہیں اس کا ثواب دے اور اس کے وہ نتائج ظاہر کرے جن کے ہم متمنی ہیں۔ اور پھر انگلستان میں ہونے والی اس بین الاقوامی کانفرنس کے لئے بھی خصوصیت کے ساتھ دُعائیں کریں کہ خیر کے ساتھ ہر قسم کی برکت کے ساتھ صلح اور امن کے پاکیزہ ماحول میں یہ منعقد ہو۔ یہ ہر لحاظ سے کامیاب ہو اور پھر اس کے نتیجہ میں لوگ صداقت کو سمجھنے لگیں اور صداقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے معاشرہ میں جو خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں وہ دُور ہوں اور تمام بنی نوع انسان رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ایک خاندان کی طرح جمع ہو کر خوشحالی کی زندگی بسر کرنے لگیں ان کے جملہ دُکھ درد دُور ہو جائیں اور ہر قسم کی لعنت سے آزاد ہو کر وہ اسلام کے حسین معاشرہ میں رہنے لگیں۔ آمین۔

درخواستِ دُعا

مکرم ڈاکٹر سید جلال الدین صاحب بستہ سے اپنے بچوں کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور اپنے کاروبار میں برکت کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: قریشی محمد شفیع عابد درویش قادیان

ولادتیں

(۱) — خاکسار کے بھائی مکرم میر عبد الحمید صاحب لیکچرار statistics گورنمنٹ ایگریکلچر کالج سوپور (کشمیر) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۵ جنوری ۱۹۷۸ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام "عطاء الوحید" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نومولود کی صحت و سلامتی اور نیک و خادمِ دین بننے کیلئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار: میر عبد الرحمٰن یاری پورہ (کشمیر)

(۲) — مؤرخہ ۲/۵/۷۸ کو میرے لڑکے عزیزم محمد اسد اللہ آف مدراس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت نومولود کی صحت و سلامتی اور نیک و خادمِ دین بننے کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسارہ: کبریٰ بیگم۔ نگران ناصرات حیدرآباد

منقولات

”جماعتِ احمدیہ“

”سپین میں غیر کیتھولک فرقے !!“

سپین میں کیتھولک چرچ کے واحد آرگن ’ECCLESIA‘ میں احمدیت کا ذکر

”کرم الٰہی ظفر ان کا نام ہے۔ میڈرڈ کی رستورد (سنڈے مارکیٹ) میں نیشنل لباس۔ پگڑی، اچکن اور شلوار میں ملبوس عطر فروخت کرتے ہوئے ان کو پائیں گے۔ آپ شادی شدہ ہیں اور چھ بچوں کے باپ ہیں۔ ان کا ویزیٹنگ روم خوشبوؤں کے علاوہ تبلیغی ٹریکٹوں سے بھرا ہوا ہے ان کی اہلیہ خاموشی سے پردہ کے ساتھ وہاں سے گزر کر گئیں۔ کرم الٰہی ظفر سپین مشن کے امام ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ میں تو ایک خادم ہوں۔ تقریباً ۳۰ سال سے عطر فروخت کر کے اسلام کی پرجوش رنگ میں تبلیغ کرتے ہیں۔ آپ کی کوشش سے ۳۰ ہسپانوی لوگ احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ ان میں ڈاکٹر۔ وکیل۔ ٹیچر۔ اسی طرح طلبہ اور مزدور پیشہ لوگ بھی ہیں۔ اس وقت ان کے ۲ مشن کام کر رہے ہیں۔ ایک میڈرڈ میں اور دوسرا پرتجانو (Purtalamo) میں۔ احمدی مسلمانوں کے پاس ابھی تک مسجد نہیں ہے گو ایک وقت ان کو امید تھی کہ طلیطلہ کی ایک پرانی مسجد ان کو مل جائے گی۔ نماز گھر کے ایک کمرہ میں پڑھتے ہیں۔ یا کبھی میدان میں۔“

―― ∴ ――

اسلام کے پیغامبر

”جماعت احمدیہ اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے جو دنیا کے سامنے اسلام کی سچی تعلیم پیش کرتا ہے۔ جس کی بنیاد حضرت احمد قادیانی (علیہ السلام) نے رکھی (۱۸۳۵ء — ۱۹۰۸ء)۔ مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر نے مجھ سے بیان کیا کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوا۔ وہ مکمل اور عالمگیر اور دائمی شریعت ہے۔ اس لئے کوئی نئی شریعت والا نبی ہرگز نہیں آسکتا۔ مسلمانوں میں جو خرابیاں، دین سے دوری، قرآن کریم کی تعلیم پر عمل نہ کرنا اور قرآن کریم کے احکام کے متعلق سرکشی کا مادہ پایا جانا۔ ان سب حالات کے متعلق پہلے سے پیشگوئیاں موجود تھیں کہ دنیا کی اصلاح کے لئے آخری زمانہ میں ایک مصلح (عظیم) ظاہر ہوگا۔ وہ پیشگوئیاں حضرت احمد قادیانی (مسیح موعود علیہ السلام) کے وجود (مبارک) میں پوری ہوگئیں۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ اس زمانہ کے مسیح موعود ہیں اور مسیح ابن مریم کی آمد ثانی کی پیشگوئی پورا کرنے کے لئے آپ کو مبعوث فرمایا۔

بانی سلسلہ احمدیہ (علیہ السلام) ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ایک سچے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے مسلمان کی طرح آپ نے اپنی زندگی، عبادت الٰہی اور قرآن کریم کے مطالعہ میں وقف کر دی۔ آپ نے قریباً ۸۴ کتب لکھیں۔ اور آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ صرف اسلام کی تعلیم پر عمل کر کے ہی انسان اپنی روحانیت کی تکمیل کر سکتا ہے۔ اور آپ نے اس بات کا اعلان کیا کہ آپ کی بعثت کا مقصدِ حقیقی دنیا میں اسلام کی اشاعت ہے۔

جماعت احمدیہ کے عقائد کا خلاصہ

اللہ تعالیٰ کی ذات واحد لاشریک ہے وہ علیم حکیم اور خالق الکل ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا خالص کلام ہے اور انسانوں کے لئے مکمل ضابطہ حیات ہے۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سب نبیوں کے سردار ہیں آپ کے وجود (مبارک) میں تمام انسانی کمالات ختم ہوگئے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ مختلف بانیانِ مذاہب کی جو کتب مقدسہ موجود ہیں، جب وہ نازل ہوئی تھیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی تھیں۔ اور جن پر نازل ہوئیں وہ سب اللہ کے مقدس رسول تھے۔ اور ہر قسم کے گناہ سے پاک تھے۔

ہم فرشتوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ فرشتہ وہ روح ہے جو انسان کو نیکی کی طرف بلاتا ہے اور انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ فرشتوں کی تحریک پر نیک عمل کرے یا شیطان جو داعی الی الشر ہے، اس کے پیچھے چلے۔

آخرت کی زندگی خالص روحانی چیز ہے اور دوزخ بھی انسان کی اصلاح کے لئے ہوگا۔ نہ کہ دائمی۔

سپین مشن کے امام نے مجھ سے بیان کیا کہ قرآن کریم میں (حضرت) مسیح اور (حضرت) مریم کا بھی ذکر ہے۔ انہوں نے مجھے "JESUS IN INDIA" حضرت احمد قادیانی (علیہ السلام) کی ایک کتاب دکھائی اور بتایا کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں (لعنتی) موت سے بچایا اور آپ فتح اور کامیابی کے ساتھ ۱۲۰ سال کی عمر پاکر سری نگر کشمیر میں طبعی موت فوت ہوئے۔ جہاں آپ فلسطین سے لمبا سفر کر کے (بنی اسرائیل کی) بھیڑوں کو جمع کرنے کے لئے وہاں پہنچے۔

احمدی لوگ، وضو۔ قیام۔ رکوع۔ سجود کے ساتھ روزانہ پانچ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ روزے کی صورت میں نہ صرف کھانا پینا منع ہے بلکہ ہر قسم کی برائیوں سے بچنا بھی ضروری ہے ورنہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ زکوٰۃ۔ حج فرض ہے۔ جوئے کی ممانعت اور سؤر کا گوشت کھانے کی حرمت ہے (اسے وہ پلید اور گندہ جانور سمجھتے ہیں) سینما اور تھیٹر وغیرہ جانا بھی ان کے مذہب میں منع ہے ہم ایسا تہذیب و تمدن چاہتے ہیں جس میں انسان کا دھیان اللہ تعالیٰ کی طرف رہے۔

اب تک تو اخلاقی اور روحانی فقدان کی باتیں ہوتی رہیں کہ دنیا مادہ پرستی میں غرق ہے کسی کو کوئی ہوش نہیں کہ وہ دنیا کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کا کوئی طریق سوچے۔ اس لئے اب اس بات کی ضرورت ہے کہ پوری توجہ اور زور سے مقابلہ کیا جائے کہ کون نیکیوں میں آگے بڑھتا ہے۔ اس بات کی فکر ہو کہ کونسی قوم امین اور دیانت دار ہے اور صدق و وفا میں دوسری قوموں سے بڑھ کر ہے۔“

جماعت احمدیہ میں خلافت

احمدیہ جماعت میں خلافت کا نظام قائم ہے۔ ۱۹۴۷ء میں برصغیر انڈیا، پاکستان کی تقسیم کے بعد جماعت احمدیہ کو ربوہ پاکستان ہجرت کرنا پڑی۔ جہاں جماعت کا آجکل مرکز قائم ہے۔ ۱۹۶۵ء سے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ) جو حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کے پوتے ہیں، جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہیں۔ جو تمام دنیا کے احمدیوں کے واجب الاحترام امام اور قائد ہیں۔“

"ECCLESIA" ۱۳ اگست ۱۹۷۷ء

اخبار نویس: JOSE ANTONIO CARRO

”حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کے فرزند (حضرت مصلح موعودؓ) نے اسلام میں سیاست کے متعلق بنیادی اصول اس طرح بیان فرمائے ہیں کہ حکومت کسی کا حق نہیں بلکہ یہ قوم کی امانت ہے حکومت کا فرض ہے کہ وہ رعایا کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ کرے۔ ان کے امن و امان اور ترقی کا خیال رکھے اور حاکموں کا بنیادی فرض ہے کہ وہ غیر جانبدار رہ کر رعایا سے عدل و انصاف کریں۔

اسلام میں عورت کا مقام

امام کرم الٰہی ظفر نے بیان کیا کہ اسلام عورت کو عزت کا مقام دیتا ہے اور ان سے حسن سلوک کرنے کی تعلیم دیتا ہے جو ایک صنف نازک کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ ان کی پاکدامنی کی حفاظت کے لئے ہر خطرہ والی راہ سے روکتا ہے۔ اسلام میں مرد عورت کے ناجائز تعلقات کی سختی سے ممانعت ہے۔

تعدد ازدواج کی اجازت ایک رنگ میں عورتوں کے حقوق کی حفاظت بھی ہے مثلاً اگر عورتوں کی تعداد مردوں کی تعداد سے زیادہ ہو تو ان کے لئے بھی شادی کی ایک راہ کھل جاتی ہے۔

ایک مسلمان کی زندگی کا کردار زیادہ تر سوشل اور مذہبی ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کان میں اذان کہی جاتی ہے۔ (اگرچہ وہ اس کا مطلب بڑا ہو کر ہی سمجھے گا) بچے کے بالوں کو استرے سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ ان بالوں کے برابر چاندی تول کر اس کی خیرات کر دی جاتی ہے۔ اگر لڑکا ہو تو دو بکرے۔ اگر لڑکی ہو تو ایک بکرا عقیقہ میں دیا جاتا ہے لڑکے کا ختنہ کرانے کا حکم ہے۔

شادی اسلامی رواج کے مطابق کی جاتی ہے۔ فریقین کے لئے ماں باپ کی رضامندی بھی ضروری ہے۔ امام نکاح کا اعلان کرتا ہے جو اکثر مسجد میں ہوتا ہے۔

نعشوں کو غسل دیکر خوشبو لگائی جاتی ہے اور کفن میں لپیٹا جاتا ہے اگر فاصلہ پر دفن کرنا ہو تو تابوت میں رکھ کر۔ یا عموماً نعش چارپائی پر رکھ کر کندھوں پر اٹھا کر قبرستان لے جا کر دفن کر دیتے ہیں۔ دفن کرنے کے بعد دعا کی جاتی ہے۔

میدانِ عمل میں تبلیغی یادوں کے چراغ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ ملائشیا و مغربی افریقہ

اضطراری دعا کا اثر

ایک مرتبہ ۱۹۴۳ء میں سیرالیون اور لائبیریا کی سرحد کے قریب قصبہ نیلاہون میں ریاست کے عیسائی پیراماؤنٹ چیف پیٹرک بنیاں (Patrick Banya) کے محل میں اُن کی موجودگی میں نولانی نسل کے تین چار چوٹی کے علماء سے خاکسار کی وفات عیسیٰؑ اور آمد امام مہدیؑ پر بحث ہوئی۔ وفات عیسیٰؑ پر ہمارے قرآنی دلائل سے عاجز آکر ان کے لیڈر خفت مٹانے کے لئے بڑے طمطراق سے مجھے کہنے لگے آپ بھلا قرآنی علوم کیا جانیں آپ تو قرآنی سورتوں کے نام بھی ترتیب وار نہیں بتا سکتے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ آپ اس وقت ہمیں ترتیب وار سورتوں کے نام سنا دیں آپ یقیناً نہیں سنا سکیں گے۔ انڈین لوگ تو صرف بچھڑے کی پوجا کرنا جانتے ہیں۔ انہیں دین کے علم سے کیا واسطہ۔

گو یہ کوئی علمی بات نہیں تھی اور تفسیر یا حقائق و معارف سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا۔ لیکن اس زمانہ میں افریقہ کے اندرونی علاقوں میں بعض دینی لیڈر ایسی ہی سطحی باتوں سے ناخواندہ عوام میں اپنی علمیت کا بھرم قائم رکھتے تھے۔ ظاہر ہے کہ سورتوں کے ترتیب وار نام یاد رکھنے کا تعلق صرف حافظہ سے ہے اور اس کی ضرورت بھی عموماً نہیں پڑتی۔ میں نے جلدی سے اپنے ذہن میں نام دہرائے تو ترتیب وار آٹھ دس سورتوں سے آگے نہ بڑھ سکا۔ مجھے شدید قلق ہوا کہ کہیں وہ لوگ اس حربہ سے مجھے پبلک میں شرمندہ نہ کریں اسی گھبراہٹ اور اضطراب میں خاکسار نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے میرے اللہ میں تو ایک نالائق گنہگار انسان ہوں لیکن اس وقت یہاں تو تیرے مامور کی مقدس جماعت کی نمائندگی کر رہا ہوں تو اپنے فضل سے پردہ پوشی فرما اور عزت رکھ لے۔

عیسائی چیف کا منصفانہ رویہ

پھر خاکسار نے بتوکل علی اللہ زور دار طور پر انہیں یہ کہا کہ آپ لوگ پہلے یہ بتائیں کہ سورتوں کے نام سُنا

(۳)

دینے کا نتیجہ کیا ہوگا کیا پھر آپ لوگ ہمارے دلائل کو سچا تسلیم کر کے ہمارے ہم نوا ہو جائیں گے اگر آپ لوگ پہلے یہ عہد نہ کریں تو سورتوں کے نام سنانے میں وقت ضائع کرنا بے معنی ہوگا۔ ظاہر ہے کہ ایسا وعدہ کرنے سے انہیں اپنی شکست تسلیم کرنے کا خدشہ تھا۔ وہ باہمی طور پر لوکل زبان میں کھسر پھسر کرنے لگے۔ بوڑھے عیسائی پیراماؤنٹ چیف پیٹرک بنیاں یہ سب بحث بڑی دلچسپی سے سُن رہے تھے۔ وہ یکدم ان لوگوں پر برس پڑے اور کہنے لگے "آپ لوگوں کا انڈین مشنری سے یہ مطالبہ لایعنی ہے اور اس سے ثابت ہے کہ اس کے قرآنی دلائل کی تردید سے آپ لوگ عاجز ہیں مگر اپنی کمزوری تسلیم نہیں کرنا چاہتے۔ کیونکہ سورتوں کے ناموں کا اصل بحث سے کوئی تعلق نہیں اور نہ یہ کوئی علمی بات ہے۔ ہماری مقدس بائیبل کی بھی ۶۶ کتابیں ہیں۔ محض ان کے نام جاننے سے کوئی انسان بائیبل کا عالم نہیں کہلا سکتا آپ لوگ وقت ضائع نہ کریں اور سوچ سمجھ کر آج نہیں تو پھر کبھی مجلس قائم کر کے آپس میں فیصلہ کرلیں۔ فریقین کی کتاب اور مذہب ایک ہے تو پھر فیصلہ میں مشکل نہیں ہو سکتی بشرطیکہ سچائی اور انصاف سے کام لیا جائے۔ اور اس طرح وہ لوگ مجھے شرمندہ کرنے کی بجائے خود نادم اور ناکام ہوئے اور خدا کے فضل سے مجلس کامیابی سے ہمارے حق میں ختم ہوئی۔ آج کل اس علاقے میں ہماری کئی مخلص اور بڑی بڑی جماعتیں ہیں۔ الحمد للہ تعالیٰ!

بیماری میں چوری کی واردات

۱۹۴۰ء میں جب خاکسار تبلیغی سلسلہ میں سیرالیون کے قصبہ باؤماہون میں مقیم تھا۔ مجھ پر ملیریا کا شدید حملہ ہوا۔ مئی کے مہینہ میں بیماری لمبی ہو کر ٹمپریچر ۱۰۴، ۱۰۵ تک ہونے لگا اور ساتھ ہی پیچش بھی ہوگئی۔ چونکہ لوکل طور پر کوئی صحیح علاج میسر نہیں تھا۔ اس لئے مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم مبلغ انچارج رضؓ مجھے بغرض علاج "بو" لے گئے۔ ۱۲ میل کا سفر ڈولی میں طے کرنے کی وجہ سے تکلیف اور بڑھ گئی۔ تاہم بو گورنمنٹ ہسپتال میں دو ہفتہ زیر علاج رہنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے صحت ہوگئی۔

اس وقت "بو" میں ہماری مخالفت عیسائی مشنوں کی طرف سے زوروں پر تھی۔ اپنا وہاں ابھی کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔ "بو" کے متعصب اور مخالف اسلام عیسائی پیراماؤنٹ چیف کی ناراضگی کے خوف سے ہمارے ہمدرد بھی ہمیں اپنے ہاں ٹھہرانے سے گریز کرتے تھے۔ ہوٹل کے خرچ کی ادائیگی مشکل تھی۔ آخر ہسپتال سے بالکل قریب ایک عیسائی کلرک نے ہمیں دو چار روز کے لئے اپنے مکان میں ٹھہرا لیا۔ حضرت مولوی علی صاحبؓ کو اسی روز دمہ کے شدید دورہ کے علاوہ بخار بھی ہوگیا۔ خاکسار بھی ابھی بہت کمزور تھا۔ رات کو کمرے میں مولوی صاحبؓ کا دم گھٹنے لگا تو میں نے انکے کہنے پر کمرے کی کھڑکی کھول دی۔ انہوں نے کہا کہ وہ بعد میں خود ہی بند کر دیں گے۔ لیکن پھر بخار سے غنودگی اس قدر بڑھ گئی۔ کہ وہ کھڑکی بند نہ کر سکے۔ میری بھی آنکھ لگ گئی۔

سارا سامان غائب

صبح اُٹھ کر دیکھا تو ہم دونوں کے ٹرنک غائب تھے گویا تن کے لباس کے سوا سب قیمتی کپڑے سامان اور کتب وغیرہ چوری ہو گئیں اسی سامان میں قادیان سے آمدہ ہمارے ذاتی اخراجات کے لئے آٹھ ماہ کی رقم چالیس پونڈ کے پوسٹل آرڈرز بھی تھے جو چوروں کے ہاتھ لگ گئے۔ اس وقت سیرالیون میں جماعت کی ابھی کوئی لوکل آمد نہ تھی۔ اور بظاہر مرکز سے آمدہ پانچ پونڈ ماہوار پر ہی ہم دونوں کا انحصار تھا۔ اس لئے آٹھ ماہ کی ساری رقم ضائع ہو جانے پر ہمیں آئندہ شدید مالی مشکلات پیدا ہونے کا احساس ہونے لگا اور فکر پیدا ہوا۔ بیماری کی وجہ سے ہم پر قرض بھی ہوگیا تھا۔

. . . .

کسمپرسی میں الٰہی مدد اور احسان

تاہم چوری کے حادثہ کے متعلق کسی کو بتائے بغیر سب سے پہلے ہم دونوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کے بڑے کرب اور سوز سے لمبی دعا اور استغفار کیا جس سے ہماری گھبراہٹ دور ہوگئی اور دل تسکین پکڑ گئے پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے ہم نے چوروں کا سراغ لگانے کی کوشش کی مگر کچھ پتہ نہ لگا۔ البتہ قریب ہی باغ میں ٹوٹے ہوئے خالی ٹرنک اور اچکنیں ملیں ہم نے وہ بھی غنیمت سمجھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد ہم نے انگریز ڈویژنل کمشنر کے پاس جاکر تحریری طور پر اس چوری کی رپورٹ پیش کی جس میں چالیس پونڈ کے پوسٹل آرڈروں کے نمبر بھی درج کردیئے خوش قسمتی سے مولانا علی صاحبؓ نے دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے قادیان سے اس رقم کی رجسٹری وصول کرنے کے بعد پوسٹل آرڈرز کے ترتیب وار نمبر اپنی جیبی ڈائری میں نوٹ کرلئے تھے۔ جو ان کی جیب میں ہی موجود تھی۔

کمشنر کا ہمدردانہ سلوک

ڈویژنل کمشنر صاحب بڑی ہمدردی سے پیش آئے اور انہوں نے چوری کے متعلق دیگر ضروری کاروائی کے علاوہ ہماری درخواست پر سیرالیون کے تمام ڈاکخانوں کو جو سینکڑوں تک پہنچتے تھے بذریعہ سرکلر ہمارے گم شدہ پی آرڈرز کے نمبروں کی اطلاع دے کر انہیں ہدایت کی کہ جو شخص بھی انہیں کیش کرانے کے لئے آئے اسے گرفتار کرلیا جائے۔ چنانچہ دو ماہ بعد کابالا (KABALA) کے ڈاکخانہ میں ہمارے پوسٹل آرڈرز کیش کراتے ہوئے دو چور پکڑے گئے۔ جنہیں بعد میں ایک ایک سال قید بامشقت کی سزا ملی اور اس طرح گو ہمارا سامان تو نہ مل سکا لیکن خدائے رحیم و کریم کے فضل و احسان سے ہمیں ہماری قوت لا یموت آٹھ ماہ کا الاؤنس چالیس پونڈ صحیح سالم مل گئے۔ اور ہم نے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ اس نے ہماری دُعا سُنی اور ہمارے حال پر رحم کرتے ہوئے ہمارے آقا اور امام رضی اللہ عنہ کی طرف سے عطا کردہ خرچ کی رقم غیر معمولی حالات میں چوروں سے اگلوا کر پوری کی پوری ہم تک پہنچا دی ظاہر ہے۔ کہ بصورت دیگر ہمیں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ کیونکہ جنگ عظیم کی وجہ سے اس زمانہ میں قادیان سے ہمارا رابطہ

باقاعدہ قائم نہیں رہتا تھا۔ اور بہت سے خطوط ضائع بھی ہو جاتے تھے۔ فالحمد للہ تعالیٰ۔

ایک نئی جماعت کیسے قائم ہوئی

۱۹۶۱ء کی بات ہے خاکسار کے ایک شاگرد سید علی عباس کولیا نے اپنے گاؤں والیھون (بوڈسٹرکٹ سیرالیون) جاکر اپنے خاندان اور گاؤں کے لوگوں کو تبلیغ کی تو گاؤں کے اکثر لوگ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے پر آمادہ ہو گئے۔ خاکسار ان دنوں باڈ جاہون میں مقیم تھا۔ عزیز علی عباس نے واپس آکر وہاں کے حالات بتائے تو خاکسار اس کی معیت میں والیھون گیا۔ اور ایک ہفتہ ٹھہر کر سب اہل گاؤں پر دینِ اسلام کی حقیقت واضح کی اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی انہیں دعوت دی۔

پسماندہ دیہاتیوں میں سادگی اور اخلاص

آخر جمعہ کے روز میری تجویز پر لوکل چیف کے زیر انتظام گاؤں کی ...التی بیرک میں حسب دستور ڈھول بجا کر سب لوگوں کو جمع کیا گیا۔ جہاں میں نے ایک گھنٹہ توبہ کا مفہوم اور شرائط بیعت واضح کئے اور نماز روزہ کی پابندی کی اہمیت بتانے کے بعد اعلان کیا کہ اب جسے شرح صدر ہو وہ بیعت کرے۔ اس زمانہ میں وہ علاقہ اس قدر غریب اور پسماندہ تھا کہ لوگوں کو صحیح طور پر تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا بھی مشکل سے میسر آتا تھا۔ چنانچہ پہلے مردوں نے بیعت کے لئے اپنے نام اور چندہ کی مقدار لکھوائی۔ مجھے یاد ہے ان میں سے بعض کے جسم پر بوجہ غربت یا موسم لباس برائے نام ہی تھا۔ ان کے بعد بیس پچیس عورتیں جو ہفتہ بھر ہمارے ساتھ نماز پڑھتی رہی تھیں بڑے اخلاص سے تھوڑی بہت رقم بطور چندہ ہاتھوں میں لئے اپنے نام لکھوانے کے لئے آگے آئیں ان میں سے بھی بعض بیچاری صرف ایک چادر میں ملبوس تھیں۔ چونکہ اکثر مشرک یا بد مذہب خاندانوں میں سے تھیں اس لئے میں نے دو تین مرتبہ سورۃ ممتحنہ کی آیت نمبر ۱۳ کا ترجمہ اور مفہوم انہیں بتایا جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسلام قبول کرنے والی خواتین یہ عہد کریں کہ وہ شرک، چوری، زنا، قتل اولاد، جھوٹ بہتان اور نافرمانی سے باز رہیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ اور استغفار کرتی رہیں گی۔ اس کے بعد باری باری سب نے اپنے نام اور تھوڑی تھوڑی رقم چندے کی لکھوائی پھر سب نو مبائع مومنین اور مومنات کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔

حیران کن صاف گوئی

دعا سے پہلے آخر میں ایک نوجوان صحت مند عورت آگے آئی جو قریب ہی کھڑی بڑی دیر سے کچھ سوچ رہی تھی مجھے کچھ پنس دے کر کہنے لگی کہ میں بھی مسلمان ہونا چاہتی ہوں اور یہ کچھ پنس میری طرف سے صدقہ ہے۔ چونکہ اس کے جسم پر صرف ایک تولیہ تھا۔ میں نے اسے سمجھایا کہ اگر اس کے پاس کپڑے نہیں تو کہیں سے عاریتاً لے لے۔ مگر اس موقع پر بہر حال کوئی چادر وغیرہ اوپر لے کر آئے۔ پہلے تو وہ کہنے لگی میں کسی کی مرہونِ منت نہیں بننا چاہتی۔ پھر چلی گئی اور ایک چادر اوڑھ کر واپس آئی اور وہی کچھ پنس پھر میرے ہاتھ میں تھما کر مجھے اپنا نام بتایا۔ اس کی باتوں اور طبیعت سے مجھے کچھ شبہ ہوا۔ اس لئے میں نے پھر وہی بیعت والی آیت کریمہ دہرا کر اس سے پوچھا کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کی عائد کردہ یہ شرائط شرح صدر سے منظور ہیں۔ اور ان پر عمل کی کوشش کرو گی؟ اس سوال کے جواب میں سب کے سامنے اس کی بے باکانہ صاف گوئی سے میں بھی حیران رہ گیا۔ کہنے لگی میں خدا سے جھوٹا وعدہ نہیں کر سکتی مجھ سے ان شرائط پر عمل نہ ہو گا۔ جب تک میرا خاوند اپنی بد اخلاقی نہیں چھوڑے گا۔ میں بھی اس سے بے نیاز ہو کر وہی کرونگی جو وہ کرتا ہے۔ میں نے کہا تم اپنے خاوند کو میرے پاس لاؤ۔ ہو سکتا ہے وہ بھی توبہ کر لے۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ گاؤں سے باہر کہیں نوکری کرتا ہے۔ میں نے کہا اپنے خاوند کی کسی برائی کی وجہ سے تم اپنے آپ کو اسلام کی رحمتوں اور برکتوں سے محروم نہ کرو مگر وہ کہنے لگی نہیں۔ ابھی نہیں۔ میں خدا کو دھوکا دے کر مزید مجرم نہیں بن سکتی۔ جب مجھے توفیق ہو گی توبہ کر لوں گی۔ میرا خاوند کئی کئی مہینے باہر رہتا اور پتہ نہیں کیا کیا کرتا ہے۔ اس طرح سارے مجمع کے سامنے بڑبڑاتی ہوئی میز پر پڑے ہوئے اپنے چند پنس خود ہی اٹھا کر مجمع میں واپس جا بیٹھی۔

نیکی کی روح

میرے لئے مغربی افریقہ میں اپنی نوعیت کا یہ ایسا انوکھا اور عجیب واقعہ تھا جو میں اب تک فراموش نہیں کر سکا اور میں دیر تک اس سوچ اور حیرانی میں گم رہا کہ ان جنگلوں کی پسماندہ آبادیوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو دن رات حیوانوں کی سی زندگی بسر کرنے اور گناہوں اور شرک میں ملوث ہوتے ہوئے بھی اپنی گناہ آلود زندگی کا احساس رکھتے اور سرِعام اعتراف کرتے ہیں۔ اور خدا کو دھوکا دینے اور اس سے جھوٹا عہد کرنے کو ناجائز خیال کرتے ہیں۔ گویا ان کی فطرت میں نیکی کی روح پھر بھی زندہ ہے جو کسی دن ضرور رنگ لائے گی۔

اس کے بعد مجھے یہ تو معلوم نہ ہو سکا کہ اس عورت کو بعد میں اسلام قبول کر کے جماعت میں داخل ہونے کی توفیق ملی یا نہیں تاہم اس گاؤں والیھون (WALEHUN) کی جماعت نے بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوب ترقی کی اور نہ صرف وہ سارا گاؤں اب احمدی ہے۔ بلکہ ان کی وجہ سے اردگرد کے علاقہ میں بھی اب کئی جماعتیں قائم ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَعَالیٰ۔

ایک متعصب یورپین ڈاکٹر کا رویہ۔

مگبورکا سیرالیون میں ۱۹۶۳ء کے دوران جب خاکسار وہاں احمدیہ دار التبلیغ اور احمدیہ سکول کی عمارتیں بنوا رہا تھا۔ ایک متعصب عیسائی انگریز ڈاکٹر میکلور (Mcclure) جن کے باپ انگلستان میں بشپ کے عہدہ پر تھے گورنمنٹ سیرالیون کی طرف سے اس علاقہ میں بطور میڈیکل اور ہیلتھ آفیسر متعین کئے گئے۔

ہماری عمارتیں مکمل ہو جانے کے بعد انہوں نے محض اسلام سے تعصب اور عناد کی وجہ سے یہ تصدیق کرنے سے انکار کر دیا۔ کہ ہماری عمارتیں پاس شدہ نقشوں کے مطابق بنی ہیں۔ ہر دفعہ کوئی نیا اعتراض اور نقص نکال دیتے اور میری وضاحتوں کے باوجود اپنے مؤقف پر اڑے رہتے آخر میں نے تنگ آکر ملک کے ڈائریکٹر تعلیم کے پاس ان کی شکایت کر دی۔ انہوں نے عمارتوں کے معائنہ کے لئے اپنا نمائندہ بھیجا اور ہر کام درست پا کر ڈاکٹر مذکور کو توجہ دلائی کہ ان کے نزدیک احمدیہ مشن کی عمارتیں قواعد کے مطابق درست ہیں چنانچہ پھر ڈاکٹر میکلور نے مجبور ہو کر لکھ دیا کہ ہماری عمارتیں نقشوں کے مطابق ہیں۔

اس کے بعد ڈاکٹر مذکور کا رویہ کچھ دوستانہ ہو گیا۔ اور وہ اکثر میرے پاس آکر اسلام کے خلاف اپنے فرسودہ اعتراضات دہراتے اور بحث کرتے رہتے۔ بحث کے دوران بعض دفعہ سکول کے اُستاد اور طالب علم بھی فارغ وقت میں موجود ہوتے۔ ہمارے سکول میں عیسائی طالب علم بھی تھے۔ ایک دو مرتبہ میرے سامنے ہی ڈاکٹر صاحب ان پر ناراض ہوئے اور پوچھا کہ وہ اپنے عیسائی سکول چھوڑ کر اسلامیہ سکول میں کیوں داخل ہیں۔ عیسائی طالب علموں نے انہیں ہر مرتبہ یہی منہ توڑ جواب دیا کہ احمدیہ سکول میں اُستاد زیادہ توجہ اور محنت سے پڑھاتے ہیں۔ اور ماحول بھی اچھا خوشگوار رہتا ہے۔

دس دلہنوں کی تمثیل اور تعددِ ازدواج

ایک روز ڈاکٹر صاحب مذکور نے آکر تعددِ ازدواج کے متعلق اسلام کی تعلیم کے خلاف واویلا شروع کر دیا۔ میں نے پندرہ بیس افراد کی موجودگی میں اس کے حق میں تحقیقی اور عقلی جواب دینے کے بعد انہیں الزامی طور پر بتایا کہ بائیبل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کے باپ داؤدؑ اور ان کے علاوہ ابراہیمؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور سلیمانؑ وغیرہم سب تعدد ازدواج کے قائل اور اس پر عامل تھے بلکہ بعض نے سینکڑوں عورتیں اپنے حرم میں رکھیں۔ پھر بتایا کہ انجیل میں حضرت مسیحؑ نے جو یہ مثال پیش کی ہے کہ دس دلہنیں دولہا کے انتظار میں تھیں۔ پانچ نے تیل اپنے ساتھ نہ لیا اور اپنی مشعلیں بجھا کر آرام سے سو گئیں کہ جب دولہا آئے گا تو اٹھ کر مشعلیں جلائیں گی اور اس کے ساتھ روانہ ہو جائیں گی مگر پانچ دلہنوں نے بیدار رہ کر جلتی ہوئی مشعلیں ہاتھوں میں لئے دولہا کا انتظار کیا اور تیل بھی ساتھ لے لیا۔ جب دولہا یعنی مسیح آیا تو ان پانچ دلہنوں کو بیاہ کر لے گیا جب کہ باقی پانچ تیل لینے گئیں اور وقت پر واپس نہ آسکیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت مسیحؑ ایک وقت میں دس بیویاں رکھنا جائز سمجھتے ۴۴ تھے۔ ورنہ وہ یہ تمثیل بیان نہ کرتے کیونکہ خدا کے نبی کبھی ایسی تمثیلیں بیان نہیں کرتے جو ان کے عقیدہ اور تعلیم کے خلاف ہوں۔ میرے اس الزامی جواب پر ڈاکٹر میکلور بہت شرمندہ اور حیران ہوئے کہ خاموشی سے یہ کہہ کر رخصت ہوئے کہ پھر کبھی اپنی بائیبل دیکھ کر میں اس کا جواب دوں گا۔

(باقی)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان بر موقعہ دسمبر ۱۹۷۷ء

قسط اوّل

جماعتِ احمدیہ اور جہاد

از مکرّم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سرینگر (کشمیر)

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ
(سورۂ حج آیت ۴۰)

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سیّد کونین مصطفےٰؐ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التواء

اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے۔ ہمارے آقا سردار کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذہب کی بنیاد دلیل اور برہان پر رکھی ہے اور کسی قسم کے جبر و اکراہ کو روا نہیں رکھا۔ آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہؓ نے مکّی زندگی میں ہر قسم کی قربانی دی۔ دشمنوں کے تشدّد کو برداشت کیا اور کسی قسم کا مقابلہ نہ کیا۔ ساری جائیدادیں اور سب اموال چھوڑ کر ترکِ وطن کرتے ہوئے ہجرت اختیار کی۔ اسی طرح آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو بھی یہ تعلیم دی کہ وہ صلح و امن کے ساتھ اسلام کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں۔ جنگ و جدل اور زور و زبردستی کی راہ کو اختیار نہ کریں۔ آج جماعت احمدیہ بھی اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی اُسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہے۔ مگر اس صلح اور امن کے اصول کو اپنانے کی بناء پر حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت پر "ترکِ جہاد" اور "تنسیخ جہاد" کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ جو کہ ایک بہتانِ عظیم سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

ہمارے نزدیک جہاد کے بغیر ایمان کبھی کامل نہیں ہو سکتا۔ اور تمام ضعف جو اسلام اور مسلمانوں کو پہنچا، وہ جہاد میں سستی کرنے کا نتیجہ تھا۔ پس ہم جہاد کے ہرگز منکر نہیں جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے تنسیخِ جہاد کا اعلان کیا۔ جہاد، اسلام کا ایک رُکن ہے جو کسی صورت میں ترک نہیں کیا جا سکتا۔ مگر باوجود اس کے یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مسلمانوں نے جہاد کا قطعاً غلط مفہوم سمجھ رکھا تھا۔ مسلمان اسلام کے نام پر خونریزی۔ فساد۔ غدّاری اور غارت گری کا نام جہاد رکھتے ہیں۔ وہ حرص، طمع، نفسانیت اور ذاتی فوائد کی خاطر دشمنانِ اسلام کو قتل کرنے کا نام جہاد رکھتے ہیں۔ وہ غازی کہلانے کے شوق میں بندوق اور پستول سے غیروں پر فائر کرنے کا نام جہاد رکھتے ہیں۔ اور افسوس تو یہ ہے کہ وہ اس قسم کے جہاد کو بانیٔ اسلامؐ کی طرف منسوب کرتے ہیں ـــــ بعض مسلمان یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جب مسلمانوں کے انحطاط کے زمانہ میں "امام مہدی" تشریف لائیں گے تو وہ بھی شمشیر برہنہ لئے ہوئے ہوں گے اور جملہ اہلِ مذاہب کو مسلمان بنائیں گے۔ جو انکار کرے گا اس کا سر قلم کر دیں گے وغیرہ وغیرہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی باطل عقیدہ کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

ایسا گماں کہ مہدی خونی بھی آئے گا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا
اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
باطل ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

کون دیانتدار اور حقیقی مومن ہے جو اس قسم کے جہاد کو قابلِ نفرت اور لائقِ مذمت قرار نہ دے۔ یقیناً ہر سچا مسلمان اس قسم کے جہاد کو اسلام کی توہین خیال کرے گا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اور بہت سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں وہاں یہ ایک عظیم الشان خدمت بھی آپؑ نے کی کہ جہاد کا صحیح مفہوم لوگوں کے ذہن نشین کرایا۔ اور جہادِ کبیر۔ جہادِ صغیر۔ اور جہاد بالقرآن کی حقیقت لوگوں پر واضح کر دی ـــــ!

جہاد صرف کفار سے لڑائی کرنے کو نہیں کہا جاتا بلکہ کسی کام میں اپنی انتہائی قوت خرچ کرنے اور پھر اس کی تکمیل میں پوری پوری کوشش کرنے کو جہاد کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ تاج العروس میں ہے۔

"حقیقۃ الجھاد کما قال الراغب المبالغۃ واستفراغ الوسع والجھد فیما لا یرتضی وھو ثلٰثۃ اضرب مجاھدۃ العدو الظاھر والشیطان والنفس وتدخل الثلاثۃ فی قولہ تعالٰی وجاھدوا فی اللّٰہ حق جھادہٖ"

یعنی جیسا کہ حضرت امام راغبؒ نے کہا ہے، جہاد کے حقیقی معنے کسی قسم کی کمی اٹھا نہ رکھنا اور اپنی ساری طاقتوں کو خرچ کرنا اور نفس پر بار ڈال کر اس کام کو کرنا۔

امام راغبؒ نے کہا، جہاد کی تین قسمیں ہیں۔ عدوِّ ظاہری کا پوری کوشش سے مقابلہ کرنا۔ شیطان کے مقابلہ میں اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا اور اس بات میں پورا زور لگا دینا کہ دنیا سے شیطانی باتوں کا قلع قمع ہو جائے۔ اسی طرح نفس سے جنگ میں پوری کوشش کو صرف کر دینا۔ چنانچہ آیت کریمہ وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ، جہاد کی مذکورہ تینوں اقسام کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

علامہ قسطلانی اپنی کتاب ارشاد الساری فی شرح البخاری میں لکھتے ہیں کہ جہاد جَہْدٌ سے مشتق ہے جس کے معنے محنت و مزدوری کے ہیں۔ یا جُہْدٌ سے مشتق ہے جس کے معنے زور اور طاقت کے ہیں۔ ہاں اصطلاحی معنے جنگ کرنے کے بھی ہیں (لسان العرب جلد ۲ صفحہ مطبوعہ مصر) تاج العروس۔ قاموس اور صحاح جوہری وغیرہ کتبِ لغات کے مطالعہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کے لفظی اور لغوی معنے لڑائی کرنا نہیں۔ بلکہ حتی المقدور کوشش کرنا۔ محنت کرنا۔ مشقت کرنا۔ زور لگانا۔ غور و خوص کرنا۔ جوشِ نفسانی کے خلاف جنگ کرنا اور ہمت سے کام میں مصروف ہونا وغیرہ جہاد کے معنے ہیں۔

منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری نے اپنی کتاب "سوانح احمدی" میں جہاد کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا "جنگ کا نام جہاد نہیں ہے جنگ کو قتال کہتے ہیں۔ اور وہ گاہے گاہے پیش آتی ہے۔ اور جہاد تو اعلاءِ کلمۃ اللہ میں کوشش کرنا ہے۔ جو مدتِ دراز تک باقی رہتا ہے۔ یہ صرف غلط فہمی ہے کہ قتال کا نام جہاد رکھا ہے۔

علامہ قسطلانی اپنے نفس اور شیطان سے جہاد کرنے کو "اعظم الجہاد" قرار دیتے ہیں۔ (ارشاد الساری فی شرح البخاری جلد ۵ صفحہ ۲۷)

علامہ عبدالحق حقانی دہلوی آیت کریمہ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ "اس زمانہ میں ملحدین سے بحث و مناظرہ کرنا بھی جہاد ہے۔" (تفسیر حقانی طبع ششم جلد چہارم صفحہ ۲۱۲)

زمانہ جاہلیت میں قتال کے معنی کیلئے جہاد کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔ قرآن مجید میں بھی جہاد کا لفظ عام رکھا گیا ہے اور جنگ کے لئے قتال کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ مگر چونکہ دشمنوں سے قتال میں بھی جدّوجہد کی جاتی ہے اس لئے دین کے لئے دفاعی طور پر قتال کرنے کو بھی مجازاً جہاد کہا جاتا ہے ـــــ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جاننا چاہیئے کہ جہاد کا لفظ جُہْدٌ سے مشتق ہے۔ جس کے معنے ہیں کوشش کرنا اور پھر مجاز کے طور پر دینی لڑائیوں کے لئے بولا گیا۔"
(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد)

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے بھی لفظ جہاد کو کئی معنوں میں استعمال کیا چنانچہ جس جہاد کی طرف تمام رُوئے زمین کے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ بُلاتا ہے وہ جہاد بالقرآن ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا۔
(فرقان رکوع ۵)

یعنی کافروں کی بات مت مانو۔ اور اس قرآن کے ذریعہ ان سے بہت بڑا جہاد کر۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد بالقرآن ہی جہادِ کبیر ہے۔

علامہ فخر الدین رازی بھی اس آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں۔ بعض لوگ جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا کے یہ معنے لیتے ہیں کہ وعظ و نصیحت اور لوگوں کو تبلیغ کرنے کی کوشش کرو اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنے لڑائی کے ہیں۔ اور بعض دونوں معنے لیتے ہیں لیکن سب سے پہلا قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ یہ سورت مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی تھی۔ اور جنگ کرنے کا حکم ہجرت کے بعد دیا گیا۔

پھر فرمایا يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ (تحریم ع ۲) اے نبیؐ کافروں اور منافقوں سے جہاد کر! اگر جہاد بالسیف ہی جہاد کہلانے کے قابل ہے تو یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ رسول کریمؐ نے منافقین کے خلاف کب تلوار اُٹھائی۔ ہر شخص کہے گا کہ اس جہاد سے مراد کفار و منافقین کو وعظ و نصیحت کرنا۔ انہیں تبلیغ کرنا۔ ان کی خفیہ چالوں سے بچنا اور ان کی مدافعت کرنا ہے پس تبلیغ اور وعظ و تذکیر بھی جہاد میں شامل ہے۔

پھر فرمایا وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔
(عنکبوت ع ۷)

یعنی وہ لوگ جو ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں، ہم انہیں اپنی رضا کی راہوں اور کامیابی کے راستوں کا پتہ دیتے ہیں۔ اس جگہ

شیطان کے مقابلہ اور حق کی اشاعت اور خداتعالیٰ کے احکام پر مستعدی سے سرگرم عمل رہنے کو جہاد سے تعبیر کیا گیا ہے۔

حدیث اور جہاد

احادیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کو کئی قسموں میں منقسم فرمایا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں:۔

(۱) ۔ اَلَا اِنَّ افضل الجهاد كلمةُ حقٍّ عند سلطانٍ جابرٍ

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳)

دیکھو سب سے بڑا جہاد ایک جابر اور ظالم بادشاہ کو حق کی بات پہنچانا ہے۔

(۲) ایک غزوہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا

رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر (کشاف)

کہ ہم جہادِ اصغر یعنی جنگ سے واپس آ رہے ہیں اور جہادِ اکبر کی طرف جا رہے ہیں۔

اس حدیث کی تشریح مولانا رومؒ نے اس طرح فرمائی ہے ؎

قد رجعنا من جهاد الاصغریم
با نبی اندر جہادِ اکبریم
(مثنوی دفتر اوّل ص۳۸)

۳۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی خواہش رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تیرے والدین زندہ ہیں۔ اس نے کہا ہاں فرمایا ان دونوں کی خدمت کو ہی جہاد سمجھو

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد)

بخاری کتاب الجہاد میں آتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا ہم جہاد نہ کریں۔ آپؐ نے فرمایا اَفضلُ الجهادِ حجٌّ مبرورٌ یعنی بہترین جہاد حج مبرور ہے۔

پس قرآن کریم، حدیث شریف اور لغت و اقوالِ بزرگان کے حوالہ جات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ جہاد کی بہت سی اقسام ہیں۔ لیکن اس میں سے اہم اقسام تین ہی ہیں۔ اوّل وہ جہاد جو نفس کے خلاف کیا جاتا ہے اور اسے اسلامی اصطلاح میں "جہادِ اکبر" کہتے ہیں۔ دوم وہ جہاد جو شیطان اور شیطانی تعلیموں کے خلاف کیا جاتا ہے اور یہ جہادِ کبیر کے نام سے موسوم ہے۔ سوم وہ جہاد ہے جو آزادیٔ مذہب کے دشمن کے خلاف کیا جاتا ہے، اس کا نام جہادِ اصغر ہے۔

جہادِ اکبر

مجاہدہ نفس تینوں قسم کے جہادوں میں سب سے بڑا اور سب سے افضل ہے اور اسلام نے ہمیں یہی حکم دیا ہے کہ جہاد کی ابتداء اپنے نفس سے کرو اور جب اس میں ایک حد تک کامیاب ہو جاؤ تو پھر اشاعتِ اسلام یا جہادِ کبیر کی طرف متوجہ ہو۔ چنانچہ فرمایا:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۔

(مائدہ ع ۱۴)

کہ اے مومنو! سب سے پہلے اپنے نفسوں کی فکر کرو اور مجاہدہ نفس اور تزکیہ نفس میں لگے رہو۔ دوسروں کی گمراہی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اگر تم خود راہِ راست پر گامزن ہو۔

شیخ اسماعیل حقیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

فلا تشتغلوا قبل تزكيتها بتزكية نفوس الخلق

(روح البیان)

کہ چاہیئے کہ تم اپنے نفوس کی اصلاح اور تزکیہ سے پہلے خلق خدا کے نفوس کی اصلاح میں نہ لگ جاؤ۔ احادیث میں بھی جہاد اکبر کی طرف بہت تاکید سے توجہ دلائی گئی ہے۔ ترمذی میں ہے:۔

اَنَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المجاهد من جاهد نفسه ۔

مسند احمد بن حنبل میں اس حدیث کے آخر میں فی طاعة الله بھی ہے۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حقیقی مجاہد یا بہترین مجاہد جو دوسری اقسام کے مجاہدین پر فضیلت رکھتا ہے وہ اپنے نفس کے خلاف جہاد کرنے والا ہے اس سے بھی مجاہدہ نفس کی افضلیت ظاہر ہے۔

جہادِ کبیر

دوسرے درجہ پر جہادِ کبیر ہے۔ اور یہ اسی پر فرض ہے جو پہلے جہادِ اکبر کر چکا ہو اور اس میں ایک حد تک کامیاب ہو چکا ہو جیسا کہ واضح ہو چکا ہے کہ جہاد کی ابتداء اپنے نفس کی اصلاح سے شروع ہوتی ہے۔

جہادِ کبیر کے متعلق ارشاد باری ہے:۔

وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا کہ تو قرآن کریم کو لے کر کھڑا ہو اور قرآنی دلائل کے ساتھ ان کافروں سے جہادِ کبیر کر اور ان تک اسلامی تعلیم پہنچا اور ان کے دلوں سے شیطانی تعلیموں کو دور کر کیونکہ نور کے مقابل ظلمت تو ٹھہر نہیں سکتی۔ اور اسے جہادِ کبیر اس لئے کہا کہ فانّ مجاهدة السفهاء بالحجج اكبر من

مجاهدة الاعداء بالسيف

(روح البیان)

یعنی جاہل کافروں کا مقابلہ دلائل کے ساتھ کرنا یقیناً تلوار سے دشمنوں کا مقابلہ کرنے سے افضل ہے۔

اس آیت کریمہ میں جہاد کے معنے صرف اور صرف اشاعتِ اسلام کے ہی ہو سکتے ہیں یہ مکی آیت ہے اور جہاد بالسیف کی اجازت سے پہلے نازل ہوئی تھی۔

قرآن کریم نے بار بار اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ مجاہدہ نفس کے بعد دلائل کے ساتھ اسلام کی اشاعت کیلئے کوشش کرنا بہت ضروری ہے۔ ہم اس وقت تک حقیقی صفائی کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اپنے ماحول کو صاف نہ کر دیں پس مجاہدہ نفس کے بعد اشاعت اسلام بڑا جہاد ہے ۔ اشاعتِ اسلام کی خواہش دراصل مجاہدہ نفس سے پھوٹتی ہے۔ کیونکہ جب انسان کامل توحید کو پکڑتا اور حقوق اللہ کو کامل طور پر اور احسن طور پر بجا لاتا ہے تب خداتعالیٰ کی محبت کے بعد اس کی مخلوق کی محبت اسے اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ جو نعمت میں نے پائی ہے اس سے تمام بنی نوع انسان کو متمتع کروں

اسلام نے تبلیغ کے دو طریق بتائے ہیں اوّل۔ اسوۂ حسنہ یعنی اپنے اخلاق و اعمال کو قرآنی رنگ میں رنگین کر لینا۔ دوم، ان دلائل عقلیہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنا جن سے قرآن کریم نے اپنی صداقت پیش کی ہے۔ اسلام کی طرف بلانے کے صرف یہی دو طریق ہیں کہیں یہ ذکر نہیں ہے کہ لوگوں کو اسلام کی طرف ڈنڈے سے ہانک کر لے آؤ!

چنانچہ ارشادِ باری ہے اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۔ (نحل رکوع ۱۶)[*]

یعنی مخالفین میں سے عقلمندوں کو اپنے رب کے راستہ کی طرف ایسے دلائل عقلیہ و قطعیہ سے بلاؤ کہ ان کے شبہات دور ہو جائیں اور مخالفین میں سے جو عوام ہیں ان کے سامنے عام فہم دلائل رکھو کہ وہ باریکیاں سمجھنے سے قاصر ہیں اور مخالفین میں سے کج بحثوں کے ساتھ نرمی کے ساتھ بحث کرو تاکہ وہ چڑ کر اسلام سے اور بھی دور نہ جا پڑیں

آیت جادلهم بالتي هي احسن کے معنی تفسیر کشاف میں یوں بیان کئے گئے ہیں۔

بالطريق التي هي احسن طرق المجادلة من الرفق واللين من غير فظاظة ولا تعنيف یعنی مخالفین سے بحث کرنے کا جو بہترین طریق ہے اس سے کرو یعنی محبت اور نرمی سے اور بحث کرتے ہوئے ترش کلامی سے اور سختی سے پرہیز کرو۔

لیکن مخالف اگر اسوۂ حسنہ سے متاثر نہیں ہوتا اور واضح اور مِتین دلائل سے بھی قائل نہیں ہوتا اور نرمی کے مقابلہ میں سختی پر اتر آتا ہے تو پھر بھی طریق احسن کو ہم نے ہاتھ سے نہیں چھوڑنا اور سختی کے مقابلہ میں سختی نہیں دکھانا۔ کیونکہ دین کے معاملہ میں جبر و تشدد قطعاً جائز نہیں جیسا کہ فرمایا لَاۤ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ

اس وقت تک مجاہدۂ نفس، اشاعت اسلام اور ان کے احکام کے متعلق ذکر ہوا ہے۔ اسلام نے جہاد کو نفس سے شروع کیا ہے پھر اسے فطرتی اور طبعی پھیلاؤ دیا ہے کہ پہلے اپنے نفسوں کی اصلاح کرو پھر غیروں کے نفسوں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔ ان کے سامنے پیش کیا کرنا ہے اپنا نمونہ اور قرآنی دلائل ــ اور پیش کس طرح کرنا ہے حکمت اور نرمی کے ساتھ ـــ!

اگر مخالف حکمت کی باتوں کی قدر نہ کرے اور نرمی سے فائدہ نہ اٹھائے تو وَمَا عَلَيْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ بات کو، پیغام حق کو اچھی طرح کھول کر سنا دینا ہماری ذمہ داری ہے۔[*]

[*] اگر کوئی نہیں سنتا اور نہیں قبول کرتا تو لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ جبر کسی صورت میں جائز نہیں کیونکہ اوّل۔ اس کی ضرورت نہیں دوم۔ اس سے آزادیٔ ضمیر و مذہب مجروح ہوتی ہے سوم۔ ایمان دل سے تعلق رکھتا ہے اور دلوں پر جبر ممکن نہیں ہے!!

(باقی)

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر اشوک صاحب ایم بی بی ایس۔ آف شموگہ نے اپنی تقرری کی خوشی میں بذریعہ مکرم حبیب الدین صاحب آف گلبرگہ مبلغ ۱۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کر دیا۔ موصوف کی ملازمت کے سلسلہ میں عرصہ سے جماعت میں دعا کی درخواست کی جا رہی تھی۔ اب احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ملازمت کو انکے لئے بابرکت کرے نیز انکی ہدایت اور اپنے ایک غیر احمدی دوست، مکرم رکن الدین صاحب کی ملازمت کے لئے بھی مکرم حبیب الدین صاحب دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

صوبہ اڑیسہ کا کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ

٭ سات افراد کا قبولِ احمدیت ٭ آل انڈیا ریڈیو اور اخبارات میں احمدیت کا تذکرہ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ انچارج صوبہ اڑیسہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال مبلغین کرام کا دورہ نہایت کامیاب رہا الحمد للہ علیٰ ذالک۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ کی منظوری سے مورخہ ۱۸ اپریل تا ۳۰ اپریل صوبہ اڑیسہ کی جماعتوں میں جلسوں کا پروگرام طے پایا اس دورہ میں محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے علاوہ محترم مولانا بشیر احمد صاحب صاحب فاضل محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل اور خاکسار شیخ عبد الحلیم مشریک دورہ رہے

جماعت احمدیہ بھدرک

مورخہ ۱۸ اپریل کو دن کے تین بجے ایسٹ کوسٹ ایکسپریس کے ذریعہ مبلغین کرام کلکتہ سے بھدرک پہنچے احباب جماعت بھدرک اسٹیشن پر استقبال کے لئے موجود تھے مبلغین کرام کے گاڑی سے اترتے ہی احباب جماعت نے گرمجوشی سے استقبال کیا اور گل پوشی کی بعدہ مبلغین کرام کو بذریعہ کار قیام گاہ تک پہنچایا گیا

تبلیغی جلسہ کا انعقاد

اسی دن شام کو مدینہ میدان میں ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا گیا تھا۔ جس کے لئے احباب جماعت نے کافی تشہیر کر رکھی تھی اور تعلیم یافتہ طبقہ کو خاص طور پر مدعو کیا تھا۔ محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے نئی زیر تعمیر مسجد احمدیہ کے اندر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ انتظامات مکمل ہو جانے پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی خاکسار کی تلاوت کلام پاک اور مولوی غلام مہدی ناصر صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ انچارج یو پی نے سیرت آنحضرت صلعم پر تقریر کی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت اور صداقت کے دلائل پیش کئے بعدہ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے "موعود اقوام عالم" کے موضوع پر تقریر کی موسم کی خرابی کی وجہ سے درمیان ہی میں جلسہ کو ختم کرنا پڑا اس کے بعد قیام گاہ پر چند ہندو دوستوں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے جس سے وہ کافی متاثر ہوئے الحمد للہ

تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۹ اپریل کی صبح ۸ بجے مکرم مولوی ہارون رشید صاحب کے مکان میں ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں خاکسار کی تلاوت قرآن اور مکرم غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ کی نظم مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے تقریر شروع کی آپ نے آنحضرت صلعم کی مختصر سیرت بیان فرما کر احباب کو نماز روزہ و احکام شریعت پر عمل کرنے اور اپنے نیک نمونہ سے لوگوں کو احمدیت کی طرف کھینچنے کی تلقین فرمائی بعدہ محترم صدر جلسہ نے تقریر شروع کی آپ نے عقائد احمدیت پر خصوصی انداز میں سیر حاصل روشنی ڈالی بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا

صدقہ کی تحریک

ریڈیو اور اخبارات کی اطلاع سے معلوم ہوا کہ ان ایام میں اڑیسہ میں سخت آندھی چلنے والی ہے اور بارش ہونے والی ہے اس لئے صدقہ و خیرات کی احباب میں تحریک کی گئی روپیہ جمع ہو جانے پر ایک جانور لا کر صدقہ کیا گیا۔

جماعت احمدیہ سورو

مورخہ ۱۹ اپریل کو جماعت احمدیہ سورو میں جلسہ رکھا گیا تھا اراکین وفد دن کے دو بجے بھدرک سے بذریعہ کار سورو کے لئے روانہ ہوئے۔ سرکاری بنگلہ میں مبلغین کے قیام کیلئے انتظام رکھا گیا تھا نماز مغرب و عشاء کے بعد مسجد احمدیہ کے سامنے سکول کے میدان میں جلسہ شروع ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ نے فرمائی تلاوت مکرم قاسم علی صاحب نے کی اور نظم مکرم مختار حسین صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم رحمت اللہ صاحب بی اے نے ایک نظم پڑھی اور اس کے بعد مکرم سید سلام الدین صاحب نائب صدر کی دو بچیوں نے نہایت خوش الحانی سے نظم سنائی۔

ازاں بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے اپنی تقریر شروع کی جب مولوی صاحب کی تقریر شروع ہوئی تو تیز آندھی چلنے لگی اور ایک دو چھینٹے پڑے، تو تمام احباب دعائیں لگ گئے خدا کے فضل سے تھوڑی دیر کے بعد آندھی ختم ہو گئی۔ اس آندھی کا ہمارے جلسہ پر کوئی خاص اثر نہ ہوا۔ اس کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تقریر شروع ہوئی آپ نے فرمایا کہ انسان کو خدا نے عقل سمجھ دی ہے انسان کو ٹھنڈے دل سے احمدیت کے بارہ میں سوچنا چاہیئے رات کے ساڑھے دس بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

احمدیہ شفاخانہ کا اجراء

۲۰ اپریل کی شام کو احمدیہ شفاخانہ کا اجراء ہونا تھا چنانچہ محترم راد ھانا تھ صاحب رتھ ایڈیٹر سماج باوجود گوناگوں مصروفیت کے تشریف لائے مبلغین کرام اور دیگر احباب احمدیہ لائبریری تشریف لے گئے خاکسار کی تلاوت کلام پاک کے بعد محترم ناظر صاحب نے مختصر سی تقریر کی جس میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کو نمایاں طور پر بیان کیا اس کے بعد محترم رادھا ناتھ صاحب رتھ نے احمدیہ شفاخانہ کا باقاعدہ طور پر اجراء کیا یہ تین منزلہ بلڈنگ مکرم شیخ محمد علی صاحب سورو نے جماعت کو وقف کر دی ہے دوسری منزل پر احمدیہ لائبریری قائم ہے اور اب تیسری منزل پر شفاخانہ کا اجراء ہوا جہاں سے مفت دوائیں تقسیم کی جائیں گی انشاء اللہ محترم ناظر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور یہ تقریب ختم ہوئی۔

دوسرا اجلاس

شام کے سات بجے جماعت احمدیہ سورو کا دوسرا اجلاس مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی صدارت میں شروع ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ مقامی نے اڑیہ میں تقریر کی بعدہ خاکسار نے اڑیہ زبان میں تقریر کی اس کے بعد مکرم ناظر صاحب نے تقریر کی آپ کے بعد مکرم رتھ صاحب نے تقریر کی آپ نے فرمایا اس جماعت کے ساتھ کافی دیر سے میرا تعلق ہے میں نے بہت قریب سے ان کو دیکھا ہے اور ان کو بنی نوع انسان کی سچی خدمت کرنے والا پایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے پیش کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ مرزا صاحب کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ آپ نے تمام مذاہب میں اتحاد۔ اتفاق۔ محبت اور پیار پیدا کرنے کی کوشش کی اس کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے تقریریں کیں محترم صدر صاحب جلسہ نے آخر میں تقریر کی

چھ افراد کا قبول احمدیت

آخر میں آپ نے چھ افراد کے قبول احمدیت کا ذکر کیا اور دعا کروائی خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ سورو کا دو روزہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

سورو کے جلسہ کے بعد اخبار سماج میں مبلغین کے فوٹو کے ساتھ ڈیڑھ کالم میں کافی تفصیل کے ساتھ احمدیت کا ذکر کیا گیا جس سے احمدیت کی کافی تشہیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

جماعت احمدیہ کیرنگ

مورخہ ۲۲، ۲۳ اپریل کو جماعت احمدیہ کیرنگ میں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ علیحدہ شائع کروائی جائے گی

جماعت احمدیہ کرڈاپلی

جلسہ سالانہ کیرنگ سے فراغت کے بعد ۲۴ اپریل کو دوپہر کو مبلغین کا قافلہ بذریعہ کار جماعت احمدیہ کرڈاپلی روانہ ہوا بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کے وسیع و عریض صحن میں ایک تبلیغی و تربیتی جلسہ منعقد ہوا اس جلسہ کی صدارت مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے فرمائی۔ مکرم یوسف علی صاحب کی تلاوت اور شیخ عبد اللہ۔ بعد تلاوت کی نظم کے بعد مکرم خواجہ محمد صدیق

صاحب صدر جماعت احمدیہ کرڈاپلی نے ایڈریس پیش کیا اس کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے سیرۃ النبی صلعم پر تقریر کی بعدہ مکرم شکیل احمد صاحب اور مکرم قاسم علی صاحب نے نظم پڑھی ازاں بعد خاکسار نے انگریزی زبان میں تقریر کی اس کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے تقریر کی آپ نے موجودہ اقوام عالم پر تقریر کرتے ہوئے وید گیتا اور دیگر ہندو شاستروں سے شلوک پڑھ کر اپنی تقریر کو مزین کیا۔ آخر میں محترم صدر صاحب جلسہ نے تقریر فرمائی جس سے احباب بہت محظوظ ہوئے کافی تعداد میں ہندو اس جلسہ میں شریک ہوئے تھے۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر لے کر واپس گئے۔ آخر میں مکرم طاہر الدین صاحب قائد مجلس نے شکریہ ادا کیا اجتماعی دعا کے بعد جلسہ نہایت خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

جماعت احمدیہ پنکال

۲۵ کی صبح ۱۰-۱/۲ بجے مبلغین کا قافلہ جماعت احمدیہ پنکال پہنچا اور شام کو بعد نماز مغرب مسجد کے سامنے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس ہوا مکرم محمد سجاد کی تلاوت اور مکرم شمیم احمد صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے مخالفین کے عبرتناک انجام پر اور خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریریں کیں۔ اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے اذا جاء نصر اللہ والفتح ۔۔۔۔ الخ اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا ۔۔۔۔ الخ کی بہت ہی اچھے رنگ میں تفاسیر بیان کیں اور اجتماعی دعا کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا

بیعت: جلسہ کے آخر میں ہر اہبا کے ایک دوست بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

جماعت احمدیہ کیندرا پاڑا

۲۹ اپریل کو ۱۲-۱/۲ بجے اراکین وفد کیندرا پاڑا پہنچے احباب جماعت نے محترم مولانا عبد الحق صاحب معلم کی قیادت میں استقبال کیا شام کے ۶-۱/۲ بجے جلسہ عام مکرم مولوی امینی صاحب کی صدارت میں شروع ہوا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب معلم وقف جدید نے تعارفی تقریر کی اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا پہلی تقریر مکرم جینت بھگتی چرن داس جی نے کی بعدہ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے تقریر شروع کی آپ نے اپنی تقریر کو وید اور گیتا کے شلوکوں سے آراستہ کیا جس سے ہندو بھائی کافی متاثر ہوئے اس کے بعد مکرم پروفیسر کے سی پال صاحب نے تقریر کی آخر میں مکرم صدر صاحب جلسہ نے تقریر فرمائی بعد دعا ۱۰-۱/۲ بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

۲۷ کی صبح کو مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی جلسہ ہوا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی امینی صاحب مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے تربیتی تقاریر کیں۔

جماعت احمدیہ سونگھڑا

۲۷ اپریل کی شام کو سونگھڑا میں جلسہ تھا اس لئے اراکین وفد ۱۰-۱/۲ بجے صالح پور اترے اور پھر محی الدین پور کے لئے روانہ ہوئے دوپہر کا کھانا مکرم منفی الباری صاحب کے گھر تناول کرنے کے بعد یہ وفد سونگھڑا پہنچا۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر صاحب جلسہ نے افتتاحی تقریر کی۔ بعدہ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے وفات مسیح کے عنوان پر سیر حاصل تقریر کی دوسری تقریر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے سیرت النبی صلعم پر بہت اچھے انداز میں تقریر کی تیسری تقریر مکرم مولوی عبد الحق صاحب معلم کی اڑیہ زبان میں ہوئی اس جلسہ کی آخری تقریر محترم مولانا امینی صاحب کی ہوئی آپ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عالمانہ تقریر کی اور بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کیا اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا الحمد للہ

اس جلسہ کے جملہ اخراجات مکرم سیٹھ بدر الدین صاحب نے برداشت کئے فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ۲۸ تاریخ کی صبح احباب سے ملاقات کے بعد اراکین وفد کٹک کیلئے روانہ ہوئے محترم سیٹھ صاحب مذکور نے دو موٹروں کے ذریعہ مبلغین کرام کو کٹک تک پہنچانے کا انتظام کیا خدا تعالیٰ محترم سیٹھ صاحب کے ایمان و اخلاص میں برکت عطا کرے آمین۔

جماعت احمدیہ کٹک

۲۸ تاریخ کو جمعہ تھا محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے خطبہ دیا اور تربیتی امور پر روشنی ڈالی

تربیتی جلسہ شام کو بعد نماز مغرب مکرم مولوی امینی صاحب کی صدارت میں دار التبلیغ میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا خاکسار کی تلاوت اور روشن احمد کی نظم کے بعد محترم سید ابو صالح صاحب صدر جماعت کٹک نے ایڈریس پیش کیا بعدہٗ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے سیرت النبی صلعم پر تقریر کی دوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کی تھی آپ نے واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ۔۔۔۔ الخ کی آیت پڑھ کر جماعت کو تبلیغی و تربیتی میدان میں آگے بڑھنے اور اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی تلقین کی اس کے بعد روشن احمد نے ایک نظم پڑھی بعدہ محترم صدر صاحب جلسہ نے تقریر کی آپ نے فرمایا جماعت کو تعلیمی و تبلیغی میدان میں آگے بڑھنا چاہیئے۔ مخالفت کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے جہاں مخالفت ہوتی ہے وہاں جماعت ترقی کرتی ہے اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ رات کے دس بجے ختم ہوا۔ احباب جماعت کے علاوہ کافی تعداد میں اس جلسہ میں مستورات نے بھی شرکت کی۔

ناری سبھا میدان میں جلسہ

۲۹ اپریل کی شام کو ناری سبھا میدان میں جلسہ رکھا گیا تھا اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے کٹک کے انصار اور خدام نے بڑی محنت سے کام کیا۔ کارڈ تقسیم کئے گئے دعوت نامے بھجوائے گئے۔ اس جلسہ کے بارے میں اخبار سماج۔ ماتر بھومی اور پرجا تنترا میں اشتہار شائع کئے گئے آل انڈیا ریڈیو سے بھی اعلان ہوا یہ دو گھنٹہ کے مطابق ٹھیک ۷ بجے مکرم ڈاکٹر راؤ ھانا تھ صاحب کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی خاکسار کی تلاوت کلام پاک اور روشن احمد کی نظم کے بعد شروع ہوئی۔ پہلی تقریر مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل کی احمدیت کی غرض و غایت پر ہوئی آپ نے احمدیت کی غرض و غایت پر ایک مدلل تقریر کی دوسری تقریر محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی تھی آپ نے اس مادیت کے زمانہ میں مذہب کی جو حالت ہے بیان کی اور بتایا کہ آج رشیا اور امریکہ دنیا میں امن و شانتی پیدا کرنے کا دعویٰ کر رہے ہیں لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا میں امن و شانتی پیدا کرنے کے لئے ہائیڈروجن اور نائٹروجن بم کی ضرورت نہیں ہے بلکہ امن اور شانتی ہمیں مذہب ہی دے سکتا ہے آپ نے اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امن بخش تعلیمات کو پیش فرمایا جس سے سامعین بہت متاثر ہوئے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب کی تھی آپ نے اسلام اور ہندو ازم کے بارہ میں تقریر کرتے ہوئے گیتا اور وید سے ثابت کیا کہ اس میں بھی وحدانیت کی تعلیم موجود ہے بعد ازاں محترم صدر جلسہ نے تقریر کی اور خاکسار نے شکریہ ادا کیا ۹-۱/۲ بجے یہ جلسہ نہایت کامیابی سے ختم ہوا۔ الحمد للہ ۳۰ تاریخ کی صبح محترم رفیق صاحب نے اراکین وفد کو ناشتہ کرایا اور پھر رفیق صاحب نے اپنی کار میں جلد بھبنیشور پہنچایا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اڑیسہ کے اس دورہ کے بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین:

اخبار قادیان:

○ ۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی کی اہلیہ ثانی کی طبیعت مورخہ ۱۲-۱/۲ اپریل کو خراب ہو گئی تھی موصوفہ کو ضعف اعصاب اور قلت خون کی وجہ سے بے ہوشی کی [illegible] طاری ہوتی رہی مقامی طور پر ڈاکٹر کیدار ناتھ سے علاج کرایا جا رہا ہے اب کسی قدر افاقہ ہے احباب موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ○ ۔ مکرم ملک حشمت اللہ صاحب مقیم شکاگو (امریکہ) برادر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مورخہ ۵/۲۸ کو اپنے اقرباء سے ملاقات اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۵/۲۸ کو واپس تشریف لے گئے۔ ○ ۔ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش تاحال امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں بفضلہ تعالیٰ پہلے سے کافی افاقہ ہے۔ ○ ۔ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب درویش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کو کئی دنوں سے سینہ میں درد ہے اور کمزوری محسوس کرتے ہیں مقامی طور پر علاج جاری ہے ○ ۔ مکرم حافظ الدین صاحب درویش بھی بیمار ہیں اور کمزور ہیں امرتسر لے جا کر چیک اپ کروایا گیا ہے اور علاج جاری ہے۔ ○ ۔ مکرم بہادر خان صاحب درویش بھی کافی عرصہ سے فریش ہیں۔ ○ ۔ مکرم خواجہ دین محمد صاحب درویش کے چھوٹے بیٹے کو گذشتہ دنوں دیوانے کتے نے کاٹ لیا تھا کسولی سے ٹیکے منگوا کر لگائے جا رہے ہیں۔ احباب ان سب بیماروں کی کامل صحت کیلئے دعا [illegible]

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے۔ ناظر بیت المال

منقولات

"ہماری درسگاہوں سے رجالِ کار اب کیوں نہیں پیدا ہوتے؟"

مندرجہ عنوان کے تحت روزنامہ الجمعیۃ دہلی سنڈے ایڈیشن مجریہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۸ء میں ایک صاحب "مولانا اسیر ادروی بنارس" کا ایک مبسوط مضمون شائع ہوا ہے جس میں بڑے ہی حسرتناک طریق پر موجودہ وقت میں گزر رہے علماء کی جگہ نہ لے سکنے والے افراد کی مایوس کن کیفیت کو بڑے ہی فکر انگیز الفاظ میں واضح کیا گیا ہے۔ اسی مضمون کا لمبا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس پر ہمارا تبصرہ اسی اشاعت میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمایا جائے (ایڈیٹر بدر)

مضمون نگار مولانا صاحب نے اپنے مضمون کے پہلے حصہ میں پوری تفصیل کے ساتھ سلطنتِ مغلیہ کے زوال کے بعد برطانوی حکومت کے آغاز میں مسیحی پادریوں کی ہندوستان میں فوج در فوج آمد اور اہلِ ہند کو دینِ مسیح میں داخل کر لینے کی زبردست مہم کا تذکرہ کیا ہے اور ساتھ ہی بتایا ہے کہ اس موقعہ پر علماء دین اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس حصہ مضمون کے آخر میں مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں:۔

"پچھلے سو سال کی مدت میں جتنی بڑی تعداد میں تاریخ ساز شخصیتیں گزری ہیں ان کی فہرست اتنی طویل ہے کہ آسانی کے ساتھ اس کا احصاء نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مشائخ وہ ہیں جنہیں حالات نے ہیرو نہیں بنایا ہے نہ مادی اسباب اور حاکمانہ اثر و اقتدار نے انہیں شہرتِ دوام بخشی ہے۔ ان کی شخصیت علم و عمل کا پرتو تھی"

اس کے بعد مضمون کا پہلو بدلتا ہے اور حقیقتِ حال کا جن الفاظ میں تذکرہ کیا گیا ہے وہ نہایت درجہ فکر انگیز بھی ہیں اور مایوس کن بھی مضمون نگار مولانا صاحب لکھتے ہیں:۔

"لیکن آج جب ہم اپنے ملک پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں ہر طرف گھنا اندھیرا نظر آتا ہے۔ کہیں کہیں مدھم سا کوئی چراغ ٹمٹماتا ہوا نظر آتا ہے جس کی روشنی اس کے گرد و پیش تک محدود ہے۔ کہیں سے علم و عمل کی ملی جلی عزیمت و استقامت کی تابانیوں کو لے کر کوئی ایسی تیز روشنی نظر نہیں آتی جو حال کی تاریکیوں کو شکست دے کر مستقبل کی راہوں میں روشنی بکھیر دے۔ پچاس ساٹھ سال قبل گزرے ہوئے ہمارے اسلاف کے علمی و عملی کارناموں کو اس طرح زندہ جاوید بنا دے کہ وہ مشعلِ راہ بن سکیں۔ اور پھر چراغ سے چراغ جلتا جائے اور ملتِ اسلامیہ کی راہیں بقعۂ نور بن جائیں۔

آج ہندوستان میں مدارسِ اسلامیہ کی اتنی بڑی تعداد مصروفِ کار ہے کہ آج تک کوئی فہرست اس کے احاطہ کا دعویٰ نہیں کر سکتی ہے۔ محلہ محلہ، گاؤں گاؤں میں چھوٹے بڑے مکاتب۔ قصبہ قصبہ شہر شہر بلکہ ایک ایک مقام پر درجنوں مدارس موجود ہیں اس طرح پورے ملک میں ان کا ایک طویل سلسلہ ہے۔ مجموعی طور پر مسلمان قوم اپنی تعلیم و تربیت پر بلا مبالغہ کروڑوں روپے خرچ کرتی ہے۔ جبکہ پورے ملک میں یہی قوم معاشی و اقتصادی زبوں حالی کا سب سے زیادہ شکار ہے۔ ہر سال ملک کے مختلف مدارس سے ہزاروں کی تعداد میں فضلا سندِ فضیلت لے کر نکلتے ہیں لیکن اس کے باوجود علم و عمل کا ہر میدان خالی نظر آتا ہے۔ مایوسیوں کا اندھیرا چھٹتا ہوا نظر نہیں آتا۔ آخر یہ ستارے کہاں ڈوب جاتے ہیں؟ کہ فضا تاریک کی تاریک ہی رہتی ہے۔ اور امید کی کوئی کرن نظر نہیں آتی۔ شاید ان استادوں میں اتنی بھی روشنی نہیں تھی جو کم از کم خود ان کے وجود کا پتہ دیتی۔ پھر وہ دوسروں کی راہوں میں کہاں سے روشنی دے سکیں گے۔

عربی مدارس سے سالانہ نکلنے والے فضلا کی اتنی بڑی تعداد کے باوجود دلائل و براہین کی روشنی میں جدید و قدیم استدلالات سے کام لے کر اسلام کی ترجمانی کرنے والوں سے آج سٹیج خالی ہے۔ مستشرقین اور ملحد مصنفین کی سائنٹفک دلائل اور علومِ حاضرہ اور سائنس کے مسلمات کی مدد سے لکھی ہوئی کتابوں کی وجہ سے ذہنی و فکری ارتداد پھیلانے والی وبا کے لئے نسخہ کیمیا لکھنے والے قلم ناپید ہیں۔ سب سے بڑا سانحہ تو یہ ہے کہ آج بڑے مدارس میں اساتذہ کی خالی ہونے والی جگہوں کو پُر کرنے والے مدرسین متعلمین نہیں ملتے۔ جب کہ پوری زندگی تعلیم و تعلّم میں گزرتی ہے۔ اچھے اساتذہ کا جو قحط پڑا ہوا ہے اس کی شہادت وہ حضرات دے سکتے ہیں جو کسی بڑے تعلیمی ادارہ کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں"......

ہندوستان و پاکستان کی ساری زمین ناپ ڈالی جائے تو شاید علم حدیث کی شایانِ شان کوئی شخصیت نظر آجائے اور وہ درسِ حدیث کا صحیح حق ادا کر سکے۔ یہی حالت قرآنی علوم و فقہ کی ہے۔ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ کیا ہمارا نظامِ تعلیم و تربیت از کار رفتہ ہو چکا ہے؟ یا ہمارا نصابِ تعلیم علم کی روشنی کی بجائے جہالت کی تاریکی کی سمت لے جا رہا ہے؟؟ اس مشینری کا کونسا پُرزہ غلط ہے؟ نظامِ تعلیم و تربیت کا جو فطری اور منطقی نتیجہ ہونا چاہیئے وہ کیوں سامنے نہیں آتا؟ اس کے اسباب کیا ہیں؟ مسلمان قوم اپنی زبوں حالی کے باوجود کروڑوں روپیہ اس کی تعلیم پر خرچ کر رہی ہے۔ مدارسِ دینیہ کیلئے ساری مادی سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔ طلبہ و اساتذہ کو ہر طرف سے بے نیاز کر کے صرف تعلیم و تعلّم کے لئے آزاد کر دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود علم کی روشنی پھیلنے کی بجائے سمٹتی چلی جا رہی ہے۔ ہمارے نظام کا یہ نتیجہ غیر فطری کیوں ہے؟......"

"اتنے وسیع پیمانے پر ہمارے ملک میں دینی تعلیم کا نظام قائم ہے۔ دس کروڑ کی تعداد مسلمان قوم کسی نہ کسی حیثیت سے اس مسئلہ سے وابستہ ہے۔ اقتصادی بدحالی کے باوجود مدارس کے اخراجات پورا کرنے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا گیا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اتنے نازک اور ہمہ گیر مسئلہ پر اربابِ مدارس، زعماءِ قوم، علماءِ ملت خاموش ہیں۔ خاکم بدہن کیا یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ ہمارے مدارس سے ایسے بھی علماء نہیں نکل رہے ہیں جو اپنا علمی و عملی بے سروسامانی کے ساتھ ساتھ مشاہدات و تجربات کی روشنی میں بھی کسی مسئلہ کی افادیت اور غیر افادیت کو نہیں سمجھ سکتے؟ اور اس کا حل نہیں تلاش کر سکتے؟ اگر ایسا ہی ہے تو یہ تاریخ کا بڑا عبرتناک اور المناک واقعہ ہوگا"

(روزنامہ الجمعیۃ دہلی سنڈے ایڈیشن ۳۰-۴-۷۸ صفحہ ۳، ۶)

○

تاریخ کا یہ بڑا عبرتناک اور المناک واقعہ — بقیہ صفحہ (اداریہ صفحہ ۲)

الغرض یہ ساری باتیں ہیں جو اگر ان دینی درسگاہوں میں نسلاً بعد نسلٍ سکھائی جاتی رہتیں اور دجالی فتنہ کے مقابلہ کے لئے مسلمان نسل کو تیار کیا جاتا تو آج کسی بھی عالمِ دین کو حسرت بھرے الفاظ میں یہ نہ کہنا پڑتا کہ "اس وقت علم و عمل کا ہر میدان خالی نظر آتا ہے۔ مایوسیوں کا اندھیرا چھٹتا ہوا نظر نہیں آتا"

علماء حضرات کی فاش غلطی کا ایک اور سرا بھی ہے جس کے متعلق ہم کسی آئندہ اشاعت میں تفصیلاً گفتگو کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ❊

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار اور بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل اور سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS – 600004.
PHONE NO. 76360.

قادیان میں اجتماعی دعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ربوہ سے اطلاع موصول ہوئی کہ حضور لندن کانفرنس میں شرکت کے لئے مورخہ ۱۰ رمئی ۷۸ء کو براستہ جرمنی تشریف لے جا رہے ہیں۔ چونکہ حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر معمولی سفر ہے اس کی اہمیت کے پیش نظر محترم قائم مقام امیر مقامی جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے نے مسجد مبارک میں بعد نماز عصر سب دوستوں کو حاضر ہو کر اجتماعی دعا میں شریک ہونے کا اعلان فرمایا۔

اسی کے ساتھ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی طرف سے اچانک حیدرآباد سے یہ اطلاع ملی کہ مورخہ ۲ رمئی کو ایک سفر کے دوران جیپ اُلٹ جانے کے باعث محترمہ بیگم صاحبہ کو چوٹیں آئی ہیں۔ اس طرح اس مقدس خاندان کے افراد کا سفر چند روز کے لئے ملتوی کیا گیا۔ اس اجتماعی دعا میں احباب مقدس خاندان کے جملہ افراد کے بخیر و عافیت رہنے اور بسلامت قادیان واپس تشریف لانے کے لئے بھی دعا کریں۔

چنانچہ وقت مقررہ پر بتاریخ ۹ رمئی ۷۸ء احباب و خواتین کے جمع ہو جانے پر تلاوت و نظم کے بعد محترم ملک صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس سفر کی اہمیت اور دعاؤں کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ اس موقعہ پر مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ صدقہ کی جو تحریک کی گئی تھی اس میں تمام احباب و خواتین نے حسب توفیق حصہ لیا ہے۔ (چنانچہ اگلے روز اس رقم سے جانور خرید کر کے ذبح کئے گئے۔) آخر میں محترم ملک صلاح الدین صاحب قائم مقام امیر مقامی کی درخواست پر حضرت بھائی اللہ دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور حضور انور کے اس سفر کو اسلام و احمدیت کے لئے ترقی کا باعث بنائے۔ آمین ٭

فہرست نمبر ۲۲

منظوری انتخاب جماعتہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب کی آئندہ تین سال کے لئے یعنی یکم اپریل ۱۹۸۰ء تک نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں و رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱) جماعت احمدیہ آسنور۔ کشمیر

صدر جماعت: مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب۔

(۲) جماعت احمدیہ ہرکرہ۔ کرناٹک

سیکرٹری مال: مکرم پی۔ کے۔ عُمر صاحب۔

(۳) جماعت احمدیہ ساونت واڑی۔ مہاراشٹر

صدر جماعت: مکرم عبد القادر صاحب نائب صدر: مکرم یوسف خان صاحب بجلی

سیکرٹری مال: مکرم خواجہ صاحب۔

(۴) جماعت احمدیہ پینگاڈی۔ کیرالہ

سیکرٹری امور عامہ: مکرم سی۔ کنجی عبد اللہ صاحب۔ سیکرٹری رشتہ ناطہ: مکرم سی۔ پی علی کٹی صاحب۔

درخواست دعا

میرے فرزند عزیز فاروق احمد صاحب جون میں "OSTEOPATHY" کا فائنل امتحان دے رہے ہیں۔ نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد یامین ندیم۔ لنڈن۔

مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ایم۔اے فرماتے ہیں

"میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے۔ اس لئے قرآن مجید نے اپنی ابتداء میں ہی جو صفت متقیوں کی بیان فرمائی ہے اس میں ان کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔ یعنی متقی تو وہ ہیں جو ایک طرف تو خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجا لاتے ہیں اور دوسری طرف اپنے خدا داد رزق سے دین کی خدمت میں خرچ کرتے ہیں۔

اس اہم آیت میں گویا دینی فرائض کا پچاس فی صدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے جہاں جہاں اعمال صالحہ کی تلقین فرمائی ہے۔ وہاں ہر مقام پر لازماً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کر کے بیان کیا ہے۔"

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ اخبار بدر کے ذریعہ بطور یاد دہانی تحریر ہے کہ آپ اپنے ذمہ کا چندہ اپنی اوّلین فرصت میں ادا کر کے اطلاع دیں۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے۔

مینیجر بدر قادیان

نمبر خریداری	نام خریداران	نمبر خریداری	نام خریداران
۱۰۲۸	مکرم شیخ کرشن احمد صاحب	۲۰۵۲	مکرم جواد حسین صاحب۔
۱۰۶۲	" محمد عثمان نور صاحب۔	۲۲۵۶	" محمد ظہور حسین صاحب۔
۱۰۷۰	" یسیع اللہ صاحب۔	۲۲۵۷	" ایم۔ منور احمد صاحب۔
۱۰۸۶	" غلام حیدر خان صاحب۔	۲۲۷۹	چوہان ٹریڈرز۔
۱۰۹۴ F	" ایس۔ کے۔ احمد صاحب	۲۲۹۲	مکرم حاجی عبد الحمید صاحب۔
۱۱۰۴	" ایس۔ اے۔ کیو۔ سیف الدین صاحب۔	۲۳۲۱	" ایم۔ نذیر صاحب۔
۱۱۰۵ F	" ایس۔ وائی۔ احمد صاحب۔	۲۳۲۵ F	" ایف۔ ایم۔ پرویز صاحب۔
۱۱۳۲	" عبد السلام صاحب لون۔	۲۳۶۷	" ہربکر عبد الشکور صاحب۔
۱۲۰۵	محترمہ نسیمی نیر صاحبہ۔	۲۴۱۰	" چوہدری حمید احمد صاحب۔
۱۲۶۳	مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب۔	۲۴۱۴	" علی اصغر صاحب۔
۱۲۸۳	محترمہ ناصرہ خاتون صاحبہ۔	۲۴۱۶	" ایم۔ پی۔ ابراہیم صاحب۔
۱۳۰۰	مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب۔	۲۵۴۲	" کے۔ ایس۔ او۔ ایم۔ کتور صاحب۔
۱۳۱۶	" ظفر احمد صاحب بانی۔	۲۷۸۴	" نجم الدین صاحب۔
۱۳۶۱	" صدیق امیر علی صاحب۔	۲۸۳۹ F	" عزیز احمد صاحب اوٹاوہ۔
۱۴۰۹	محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ۔		
۱۵۲۰ F	مکرم ڈاکٹر ایم۔ ایچ ساجد صاحب۔		
۱۵۶۹	" شرافت احمد خان صاحب۔		
۱۵۸۴	" سلطان احمد صاحب۔		
۱۶۱۱	" ڈاکٹر مظفر احمد صاحب۔		
۱۷۰۹	" شیخ محمد عبد الرب صاحب۔		
۱۷۲۵ F	احمدیہ مسلم لائبریری کرائیڈن۔		
۱۷۹۷ F	مکرم ڈاکٹر ایس۔ ایم شہاب احمد صاحب		
۱۸۲۲	" محمود احمد صاحب۔		
۱۸۲۹	" محمد شہاب الدین صاحب۔		
۱۸۷۱	" محمد جہانگیر صاحب۔		
۱۹۷۸ F	محترمہ فریدہ رشیدہ صاحبہ۔		
۱۹۸۲	مکرم رفیق احمد صاحب		